عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۴۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عید الفطر کے احکام و مسائل

تلاوتِ قرآن مجید
فوائد ہی فوائد
نفع ہی نفع

صلیبی جنگجوؤں کے ساتھ صلاح الدین ایوبی کا حسن سلوک

قارئین ختم نبوت کو رمضان المبارک کے روزے اور عید کی خوشیاں مبارک ہوں

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات

شریعت بل کے خلاف قادیانی مرتدوں کا واویلا

مرزائی تعلیماتِ اسلامیہ کے دشمن اور غدار ہیں

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرتب: مولانا منظور احمد الحسینی

والد صاحب بنک کی نوکری کرتے ہیں، میں کیا کروں؟

سعدیہ سلطانہ۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے والد صاحب بینک میں ملازمت کرتے ہیں جب کہ بینک کی کمائی مکمل طور پر حرام ہے۔ میں نے اپنے والد کی توجہ کئی بار اس طرف دلائی اور کہا کہ آپ یہ نوکری چھوڑ دیں لیکن وہ اس بات پر بالکل بھی راضی نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ بڑی بڑی داڑھی والے بھی تو کام کرتے ہیں۔ وہ کیوں کام نہیں چھوڑتے۔ والد صاحب کو شاید یہ احساس بھی نہیں ہے کہ یہ گناہ ہے۔ حالانکہ وہ کافی پڑھے لکھے ہیں یا پھر وہ شاید جانتے بوجھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں کیونکہ آجکل کے زمانے میں نوکریاں ملنا ناممکن ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک غلط انداز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے تو ہر انسان کے لئے رزق قسمت میں مقرر کر دیا ہے۔ اب یہ بندہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اسے حلال یا حرام طریقے سے حاصل کرے۔ اب تو وہ بینک کی طرف سے ملنے والے لون سے مکان بھی خرید یں گے

اس تمام صورت حال کو دیکھ دیکھ کر اور سوچ سوچ کر کبھی کبھی تو میرا دماغ بالکل پاگل ہو جاتا ہے کہ میں کیسے گناہ کے ماحول میں رہ رہی ہوں۔ اللہ تعالٰی کا حکم ہے کہ ایسے گھر کے کھانے پینے سے بھی بچنا چاہیے اور جس کا کھانا پینا حرام ہو اس کی دعائیں آسمان تک نہیں پہنچتی۔

میں دن رات اسی احساس جرم میں مبتلا رہتی ہوں کہ اسی طرح سود کی کمائی پر پلتی رہی تو دوزخ میرا مقدر ہے اور قیامت میں میری بخشش ناممکن ہے کیونکہ سود خوروں کے لئے کوئی معافی نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی کے نزدیک کبھی غلط کاموں میں والدین کی فرمانبرداری جائز نہیں۔

میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب میں اپنا کوئی الگ انتظام کروں گی جس کے لئے مجھے گھر سے دور کسی سہیلی کے گھر یا ہوسٹل میں رہنا پڑے گا جب کہ میرے والدین یہ ہرگز بھی نہیں چاہیں گے اور مجھے والدین کی نافرمانی کرنا پڑے گی کیونکہ میں کسی گناہ کے کام میں ان کے ساتھ شریک نہیں رہنا چاہتی ہوں۔ میری ان تمام باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ میں جو کچھ کرنا چاہتی ہوں۔ اس میں اسلام کے لحاظ سے کوئی غلطی تو نہیں آپ ایک عالم کی حیثیت سے مجھے اپنی بیٹی سمجھ کر اپنے قیمتی مشورہ سے نوازیں تاکہ مجھے کوئی پچھتاوا نہ رہے۔

ج: آپ کے جذبات لائق قدر ہیں۔ اللہ تعالٰی آپ کی سعادتوں اور برکتوں میں اضافہ فرمائیں۔ آپ نے اپنے والد کو سمجھایا، بہت اچھا کیا آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئیں۔ اس لئے اب جب تک آپ اپنے گھر پر آباد ہو جائیں مزید کوئی قدم نہ اٹھائیں بلکہ اپنے لئے دعا و استغفار کرتی رہیں۔ اللہ تعالٰی بہتر نتائج پیدا فرمائیں گے۔ اگر آپ کے والد مجھ سے مشورہ کر لیتے تو ان کی مشکل کسی حد تک آسان ہو جاتی۔

وراثت کا مسئلہ

س: میرے پاس ۱۳۳ مربع گز کا ایک مکان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں کو دیدوں میرے دو بیٹے ہیں۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کس کس کا حصہ ہے اور یہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

ج: وراثت مرنے کے بعد تقسیم ہوا کرتی ہے۔ زندگی میں نہیں، اور آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کی بیٹیاں بھی ہیں یا نہیں؟

قضا نمازوں کی ادائیگی کس طرح ہو؟

شرافت حسین

س: جمعہ کے خطبہ کے دوران میں نے ایک مولانا صاحب سے سنا کہ جس کی نمازیں قضا ہو گئی ہیں۔ وہ حساب کر کے فی نماز ۲/۱-۱ کلو گندم کے حساب سے صدقہ کر دے یا قضا نمازیں ساری ادا کرے۔

ج: آدمی کا اپنی زندگی میں نماز قضا کرنا ضروری ہے، فدیہ جائز نہیں، البتہ اگر موت کا وقت قریب آجائے اور قضا نمازیں پوری نہ کر سکا ہو تو یہ وصیت کرنا لازم ہے کہ میرے تہائی مال سے اتنی نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔

س: میری عمر اس وقت ۳۲ سال ہے۔ اللہ تعالٰی کے فضل اور آپ کی تبلیغ سے نمازیں شروع کیں۔ میری پچھلی نمازوں کا کفارہ کس طرح ادا ہو گا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

ج: آپ ہمت کر کے نمازیں قضا کرنا شروع کر دیں، ہر نماز کے ساتھ اگر ایک نماز بھی پڑھتے رہیں تو اللہ تعالٰی کی رحمت سے امید ہے کہ آپ کی قضا شدہ نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

س: ہمارے پیارے دادا جان اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کی نماز جو ان کے ذمہ رہ گئی ہیں ان کا کفارہ کس طرح ادا ہو گا؟

ج: ان کی نمازوں کا حساب کر لیا جائے اور ہر نماز کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دیدی جائے۔ ایک دن میں وتر سمیت چھ نمازیں ہوتی ہیں۔ ایک دن کے چھ فدیے ہوئے۔ ایک ہفتہ کے ۴۲، ایک مہینہ کے ۱۸۰ اور اگر قمری سال کے ۳۵۴ دن کے ۲۱۲۴ فدیے ہوئے اور اگر فدیے کی قیمت نو روپے فرض کی جائے تو ایک سال کی نمازوں کے فدیے کی رقم ۱۹۱۱۶/- ہوئی۔ اس کے مطابق حساب کر لیا جائے۔

ایک طلاق بائن ہوئی

محمد حبیب۔ کراچی

س: میرا بیوی سے جھگڑا ہو رہا تھا کہ ایک قریبی دوست آگئے۔ ان کے سامنے معذوری کی جس پر میں نے غصے سے اسے کہا کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ پھر دو چار دن بعد غصہ دونوں میاں بیوی کا ختم ہو گیا اور میں نے رجوع کر لیا۔ اب تقریباً ۴ ماہ کے بعد اس شخص نے جو جھگڑے میں موجود تھا۔ اس نے میری بیوی سے کہا کہ تمہاری طلاق ہو چکی ہے اور مندرجہ بالا الفاظ میں نے ایک دفعہ کہا تھا فیصلے سے آگاہ کیجئے۔

ج: ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوئی۔ اس دوست کو راز دار گواہوں کے ساتھ ایجاب و قبول کر لیا جائے اور نیا مہر بھی مقرر کر لیا جائے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

| ۲۷ رمضان تا ۳ شوال ۱۴۱۱ھ / ۱۲ تا ۱۸ اپریل ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۵ |

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ____ ۲
۲۔ شریعت بل کے خلاف قادیانیوں کا واویلا ____ ۴
۳۔ تلاوت قرآن مجید ____ ۶
۴۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ ____ ۹
۵۔ عید کے فضائل و مسائل ____ ۱۳
۶۔ حاصل مطالعہ ____ ۱۵
۷۔ حضرات صحابہ کرامؓ کے واقعات ____ ۱۶
۸۔ اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش ____ ۱۸
۹۔ لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ ____ ۱۹
۱۰۔ مرزائی غدار اور دشمن ہیں ____ ۲۱
۱۱۔ اخبار ختم نبوت ____ ۲۳
۱۲۔ کنور ادریس قادیانی کی تعیناتی منسوخ ____ ۲۳
۱۳۔ جھنگ انتظامیہ کو تبدیل کیا جائے ____ ۲۳
۱۴۔ قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت ____ ۲۵
۱۵۔ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ____ ۲۶

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۲/۱ جی۔ ۸ اے کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ____ ۱۵۰ روپے
ششماہی ____ ۷۵ روپے
سہ ماہی ____ ۳۵ روپے
فی پرچہ ____ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

شریعت بل کے خلاف قادیانیوں کا واویلا

روزنامہ امن کراچی نے علماء کرام کے خلاف پھر محاذ کھول دیا اور ایک مرزائی "اشرف ناصر" کا مضمون شائع کر کے علماء کرام کا مذاق اڑایا گیا۔ ممکن ہے کہ اس مضمون کی اشاعت پر قادیانیوں نے کچھ اخبار خرید لیا ہو اور ادارہ امن کو کچھ مالی منفعت حاصل ہوئی ہو، لیکن اس مضمون کی اشاعت سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس کا مقصد مرزائی نوازی اور علماء بلکہ مسلم دشمنی ہے۔

اشرف ناصر مرزائی نے اپنے مضمون میں شریعت بل پر تبصرہ و تنقید کی ہے، کیوں تنقید کی ہے، سب جانتے ہیں کہ اگر ملک میں شریعت محمدیؐ نافذ ہو جائے تو اس کی پہلی زد قادیانیوں پر پڑے گی، کیونکہ قادیانیوں نے جو راستہ اپنے لئے منتخب کیا ہے وہ امت مسلمہ اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ شریعت محمدیہ کے عین مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے، اب جو شخص ایسے بدبخت مدعی نبوت کو نبی یا اس کے دعوائے نبوت کے بعد کسی بھی درجے میں اپنا امام و پیشوا مانتا ہے، وہ شریعت محمدیہ کی رو سے زندیق، مرتد اور واجب القتل ہے

امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے چودہ سو سال سے امت کا اس پر اتفاق ہے۔ خیر القرون میں جب مرتدوں اور جھوٹے مدعیان نبوت نے سر اٹھایا تو امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف قتال کیا۔ یہاں ہم یہ بھی بتا دیں کہ مسیلمہ کذاب جس نے سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، وہ مرزا قادیانی کی طرح مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی نہیں تھا، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خط لکھا، وہ تاریخ طبری میں محفوظ ہے، اس نے لکھا :-

انی اشرکت فی الامر معک — یعنی میں آپ کی نبوت میں شریک کیا گیا ہوں

تاریخ میں یہ بات بھی موجود ہے کہ

1. مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکار مرزائیوں، قادیانیوں کی طرح یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے تھے۔
2. ان کی اذان اور تکبیر میں بھی کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔
3. وہ نمازیں بھی مسلمانوں کی طرح ادا کرتے تھے۔
4. اور وہ " اہل قبلہ " بھی تھے یعنی بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے ہی عبادت کرتے تھے۔

لیکن اس کے باوجود مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا گیا۔ اگر ملک میں شریعت محمدیؐ کا نفاذ ہو جاتا ہے تو اس کا اثر سب سے پہلے قادیانیوں پر پڑے گا۔ اس لئے قادیانی شریعت بل کے خلاف مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے اور اپنے حامی اخبارات اور رسائل کے ذریعہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، اور ساتھ ہی علماء کے بارے میں چند اخباری خبروں کا سہارا لیکر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قادیانی اشرف ناصر نے علماء کرام کو بدنام کرنے کے لئے ایک روایت کا سہارا لیا ہے کہ :

1. علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔
2. یہ بھی لکھا ہے کہ وہ پیسے لے کر تبلیغ کرتے ہیں۔
3. نیز چند اخباری خبروں کی بنیاد پر بیک قلم سب علماء کو ہی بدکردار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

لیکن اگر قادیانی مذکور اپنے گریبان میں جھانک لیتا تو اسے غیروں کی آنکھ کا تنکا نظر آنے کی بجائے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر آ جاتا اور وہ دوسروں پر کیچڑ نہ اچھالتا۔ قادیانی مذکور مرزا قادیانی کو اپنا امام، پیشوا، نبی، مہدی، مسیح حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ کر مانتا ہے۔ جس مرزا قادیانی نے سب سے زیادہ عالم ہونے کا دعویٰ کیا، جسے بقول اس کے

کشف اور الہامات کے ذریعے علوم دیئے جاتے تھے اور پھر جس بدبخت نے یہ بڑ ہانکی کہ میں محمد رسول اللہ ہوں، ان کا وجود میرا وجود، اور میرا وجود ان کا وجود ہے، تو گویا اس میں یہ بات بھی آجاتی ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس پوری کائنات میں سب سے زیادہ ہے، اسی طرح میرا (یعنی مرزا قادیانی کا) بھی زیادہ ہے، تو اس طرح گویا اس نے دنیا میں سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (العیاذ باللہ)

اسی طرح اس کا لڑکا مرزا محمود تھا جو دوران تعلیم غبی دکھتا تھا پھر بڑا ہو کر اس نے کتابیں اور تفسیریں لکھنا شروع کر دیں جسے تمام قادیانی بڑا عالم مانتے ہیں، لیکن یہی دونوں بڑے عالم اپنے بارے میں کیا لکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر میں مرزا قادیانی نے بذات خود اقرار کیا ہے کہ وہ روئے زمین پر بدترین مخلوق ہے اگر ہماری بات غلط ہے تو قادیانی اشرف ناصر ہی اس شعر کی تشریح کر دے کہ "کرم خاکی" "آدم زاد" نہیں، "بشر کی جائے نفرت" اور "انسانوں کی عار" ہونیکا کیا مطلب ہے اور قادیانیوں کا مصلح موعود مرزا محمود اپنی حقیقت کا یوں اظہار کرتا ہے

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

بتایئے! وہ کمزوریاں کونسی ہیں کہ جن کو مرزا محمود بتائے تو سارا جہاں اس پر تھو تھو کرنے لگے، لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کوئی مرزائی بھی مرزا قادیانی اور مرزا محمود کے ان دونوں شعروں کی تشریح نہیں کر سکتا، کیونکہ انکے گندے اور گھناؤنے کرتوت زبان زد خاص وعام ہیں، الفضل کا ریکارڈ، سیرت المہدی، تاریخ محمودیت، شہر سدوم اور کمالات محمودی نامی کتابیں انکے بدکردار ہونیکا ببانگ دہل اعلان کر رہی ہیں، جب ہم مرزا قادیانی کے گندے کرتوتوں اور اس کے لڑکے مرزا محمود کی بھیانک وارداتوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے اس دعوے کو دیکھتے ہیں کہ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم وہ ہیں تو مذکورہ بالا روایت کی رُو سے اور خود اپنے اقرار کے مطابق وہی بدترین مخلوق ہیں اور روایت کا مصداق نہ صرف وہ دونوں بلکہ تمام قادیانی مربی بھی ہیں اسی روایت میں کہا گیا ہے کہ وہ فتنہ گر ہوں گے چنانچہ اس لحاظ سے بھی یہ روایت قادیانیوں ہی پہ چسپاں ہوتی ہے، اس لئے کہ مرزا قادیانی نے

چودہ سو سالہ امت کے اجماعی عقیدے کے خلاف نبوت و مسیحیت وغیرہ کے دعوے کرکے ایک نئے فتنہ کو جنم دیا اور قادیانی اسی فتنہ انگیز شخص کے پیروکار ہیں، لہذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ فتنہ انگیزی، بدکرداری، بداطواری، بدگفتاری، غرض ہر ہر پہلو سے یہ روایت مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں پر ہی چسپاں ہوتی ہے اور وہی اس روایت کا مصداق ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ "علماء پیسے لے کر تبلیغ کرتے ہیں"، اول تو یہ الزام ہی غلط ہے، بالفرض صحیح بھی ہو تو چند ایک کی غلطیوں سے سارے علماء غلط کار نہیں ہو سکتے۔ وہ ان کا ذاتی فعل ہے اور قیامت کے دن وہی اسکے جواب دہ ہوں گے۔ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارے میں یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عالمی مجلس کے کسی مبلغ کو دعوت دیتا ہے، نہ پیسے طے کئے جاتے ہیں اور نہ داعی کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ پیسے دے۔ ہاں اگر کوئی داعی اپنی خوشی سے کوئی رقم دیتا ہے، تو عالمی مجلس کے مبلغین اس کی رسید کاٹ کر اسے دے دیتے ہیں اور وہ رقم عالمی مجلس کے بیت المال میں جمع کر دیتے ہیں۔

لیکن اس کے برعکس مدعی نبوت مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا کردار ملاحظہ ہو۔ مرزا قادیانی نے تبلیغ اسلام کے لئے ایک کتاب لکھنے کا اعلان کیا اور کہا کہ میں اسلام کی حقانیت پر پچاس جلدیں لکھوں گا، اس لئے ان کتابوں کی اشاعت کے لئے چندہ دو، لوگوں نے دھڑا دھڑ چندہ دینا شروع کر دیا۔ دوسری طرف مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے نام سے صرف چار جلدیں لکھ کر چپ سادھ لی۔

لوگوں نے خطوط کے ذریعے تقاضا شروع کر دیا اور کہا یا تو کتابیں دو یا چندہ واپس کرو، اس سلسلے میں جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے (حوالہ موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے) لوگوں نے مرزا قادیانی کو گالیاں بھی دیں اور خوب برا بھلا کہا۔ مرزا نے طویل عرصہ کے بعد پانچویں جلد لکھی اور اسی میں مذکورہ بالا باتوں کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ میں نے پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا لیکن چونکہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

اس سے بڑا فراڈ اور دھوکہ کیا ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی ہزاروں روپے چندہ اسلام کے نام پر کرتا ہے اور پچاس جلدوں کا وعدہ کرکے صرف پانچ پر ٹرخا دیتا ہے، جبکہ خود کو "رئیس قادیان" بھی لکھتا ہے۔ جس "مدعی نبوت" کا یہ کردار ہو، اس کے پیروکاروں کا کیا ہو گا۔ الزام علماء کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

علاوہ ازیں اشرف ناصر مرزائی کو علماء پر الزام لگانے سے پہلے اپنی جماعت کا آرگن الفضل پڑھ لینا چاہیئے تھا جس میں بہشتی مقبرہ کے نام سے جائیدادیں کھینچی جاتی ہیں اور انکے ذریعے سادہ لوح قادیانیوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ جب تم اپنی جائیداد قادیانی جماعت کے نام کر دی وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ کیا یہ تعویذ تھے اور خلافت کے نام پر قبرلی

کی تجارت نہیں ہو رہی اور کیا علامہ اقبالؒ نے اسی کے بارے میں تو نہیں کہا تھا؟

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کرکے ؎ کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

قادیانی اخبارات و رسائل ہی سے قادیانی جماعت میں مختلف ناموں اور مختلف تحریکوں کے نام سے چندے کا دھندہ شروع ہے اور یہ چندہ رائل فیملی کی عیاشیوں بدمعاشیوں، عیش پرستیوں اور آوارہ گردیوں پر خرچ ہوتا ہے۔ جو جماعت اور جس جماعت کے پیشوا کروڑوں روپیہ چندہ (سادہ لوح قادیانیوں سے وصول کر کے) بغیر ڈکار لئے ہضم کر رہے ہیں۔ اشرف ناصر قادیانی کو وہ چندہ کیوں نظر نہیں آتا۔

بہرحال اشرف ناصر ہو یا دوسرے قادیانی ان کا اصل دکھ اور اصل تکلیف شریعت بل ہے جس کے نافذ ہونے کے بعد ان کی نام نہاد نبوت اور خلافت کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔ اسی لئے وہ اپنے عیوب اور کردار کو دیکھنے کی بجائے علماء کرام کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہمیں افسوس روزنامہ امن کی انتظامیہ پر ہے کہ ایک طرف تو وہ امن کی پیشانی پر یہ نعرہ لکھتی ہے "ہمارا نعرہ امن سے محبت جنگ سے نفرت" اور دوسری طرف وہ قادیانی شرپسندوں کے فتنہ انگیز مضامین شائع کر کے غیرت مند مسلمانوں کو خود اپنے خلاف آمادہ جنگ کر رہی ہے۔ اگر امن قادیانی اخبار ہے تو وہ کھل کر اعلان کرے اگر ایسا نہیں تو اسے قادیانیت نوازی سے باز آ جانا چاہئے۔ ورنہ عین ممکن ہے کہ یہ قادیانیت نوازی امن انتظامیہ کو مہنگی پڑے۔

تلاوت قرآن مجید ——— فوائد ہی فوائد، نفع ہی نفع

صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد کام دھندے میں مشغول ہونا

حکمت، شرافت اور برکات کا موجب ہے۔

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد سندھ

(صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد کام دھندے میں مشغول ہوں حکمت شرافت اور برکات کا موجب ہے)

حضرت ابوذرؓ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو یہ سب باتوں کی اصل ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور زیادہ بیان کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تلاوت قرآن کو لازم پکڑ لو۔ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہو گا اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی سب عبادات میں افضل عبادات قرآن کی تلاوت ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھنے سیکھنے اور عمل کی توفیق دی ہو، اور وہ دوسروں کے پاس دنیاوی نعمتیں دیکھ کر دل میں یہ خیال کرے کہ فلاں فلاں شخص کو کیسی کیسی نعمتیں ملی ہیں۔ اور میں محروم ہوں ایسا شخص قرآن کی قدر و منزلت نہیں پہچانتا۔ وہ ایک آسمانی نعمت کو حقیر سمجھ رہا ہے جس کی تعظیم و توقیر خود اللہ نے کی ہے۔

آپؐ نے ایک صحبت میں فرمایا: دلوں کو لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زنگ کس طرح دور کیا جاتا ہے۔ فرمایا: دو باتوں سے اول تلاوت قرآن سے دوم ذکر موت سے۔

حضرت عبیدہ ملیکیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قرآن والو: قرآن کو اپنا تکیہ اور رسالہ نہ بنالو بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو دلچسپی اور مزے لے کر پڑھا کرو۔ اور اس پر تدبر کرو امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پاؤ گے اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں یا قرآن مجید کا درس دینے والوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان بندوں کا ذکر فرشتوں کی جماعت میں کیا جاتا ہے۔

بڑے بڑے مصنف کی کتاب یا اعلیٰ سے اعلیٰ ادیب ایک بار پڑھا اور پھینک دیا۔ لیکن قرآن مجید کو سو بار پڑھو پھر بھی نئی لذت نیا لطف، نیا مزہ اور پہلے سے کہیں زیادہ مٹھاس فلمی گانے جو آج کل بہت زیادہ مقبول و مشہور ہیں اور بچے بچے کی زبان پر چڑھ جاتے ہیں چند دن بڑی دھوم دھام سے زندہ رہتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مر جاتے ہیں۔ اور پھر یہ قرآن مجید جو زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ کروڑ مرتبہ پڑھئے۔ پھر بھی تازہ، جدید ہے اور بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے یہ بھی معجزہ ہے کوئی کتاب روزانہ اس کثرت سے نہیں پڑھی جاتی جتنا قرآن مجید۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ہر ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جیسے الٓمٓ یہ الف، لام، میم ایک نہیں بلکہ تین حرف ہیں۔ انہیں پڑھنے والے ہر مسلمان کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو شخص ہر وقت شب و روز اور صبح و شام قرآن مجید کی تلاوت میں اس قدر محو اور مشغول رہتا ہو کہ بالغرض اسے اپنے لئے خدا سے مانگنے اور دعا کرنے کی فرصت نہ ملے خدا ارحم الراحمین ایسے شخص کو بن مانگے مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرمائیں گے۔

آپؐ نے فرمایا۔ قرآن مجید کی ایک آیت سننے والے

اور پڑھنے والے کے لئے قیامت میں ایک نور مقرر کیا جائے گا۔ اور اس کی دس نیکیاں بڑھادی جائیں گی۔

حضرت جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے قرآن پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا۔ قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے کہیں زیادہ ہوگی۔ جب کہ وہ روشنی اگر دنیا کے گھروں میں ہو تو گویا سورج آسمان سے ہمارے پاس ہی اتر آئے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا پھر تمہارا کیا گمان ہے اس آدمی کے بارے میں جس نے خود یہ عمل کیا ہو؟

حافظ قرآن کو اللہ کے ہاں خاص مقام اور مقبولیت حاصل ہے۔ قیامت کے روز رب کریم قرآن مجید حفظ کرنے والوں کے والدین کو آنکھیں چندھیا دینے والے ایسے نورانی تاج پہنائیں گے جو کسی بڑے سے بڑے حکمران اور بادشاہ کو بھی میسر نہیں ہو سکتے۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ حافظ قرآن کو کمال شفقت و رحمت سے حکم فرمائیں گے۔ کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے میری خوشنودی اور رضا کی ارتقائی منازل طے کرے جس جگہ حافظ قرآن تلاوت ختم کرے گا۔ رحمت خداوندی کی بہشتوں میں اس کا وہی مقام ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صرف دو آدمی قابل رشک ہیں۔ (ان پر رشک کرنا برحق ہے) ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی ہو پھر وہ دن اور رات کے اوقات میں اسی میں لگا رہتا ہے دوسرا خوش نصیب آدمی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن رات کے اوقات میں راہ خدا میں اس کو خرچ کرتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا قرآن سیکھو، پڑھو اور راتوں کو قیام میں اس کو دہراؤ کیونکہ قرآن کے حافظ کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری بھری تھیلی ہو اور اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو سیکھنے کے بعد سو جائے اور قرآن اس کے سینے میں محفوظ ہو اس کے لئے قرآن کستوری کی ایک بند تھیلی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں: اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ۔ یعنی ذکر تلاوت سے خالی دیکھو جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

فرمایا قرآن سراسر دولت مندی ہے۔ اس کے بعد کوئی تنگ دستی نہیں اور اس کے سوا کوئی غنا نہیں۔

ایک صحابی حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ! مجھے قرآن سے بڑی محبت ہے اور پیار ہے فرمایا: کہ ٹھیک ہے مہینے میں ایک ختم کر لیا کرو ایک پارہ روز۔ عرض کرتا ہے اللہ کے نبیؐ: میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں فرمایا کہ اچھا تو ساتویں دن کر لیا کرو۔ عرض کیا: اللہ کے نبی! نہیں میں اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھا تین دن میں کر لیا کرو دس پارے روز پڑھ لیا کرو ٹھیک ہے یہ تیرے لئے کافی ہے۔

جن لوگوں نے دنیا کو ترجیح دی لڑکی کو بی اے تک پڑھایا لیکن قرآن ناظرہ بھی نہ پڑھایا۔ لڑکی کی آخرت خراب ہو گئی۔ اور ایسی لڑکیاں جہنم میں جائیں گی۔ اور کہیں گی اے اللہ! ہمارے بڑوں (ابا اور اماں) کو دوگنا عذاب دے انہوں نے دنیا کا علم تو پڑھایا مگر قرآن نہ پڑھوایا نہ دین سکھایا اللہ کے نے خوب پہنا دیکھے خوب ڈانس دیکھے۔ قیامت کے دن کہیں گے اے اللہ! میرے ماں باپ نے قرآن نہ پڑھایا دین نہ سکھایا کالج کا دروازہ دکھایا لیکن مسجد کا دروازہ نہ دکھایا ایم اے ہوں لیکن قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا۔ میرے والدین کو دوگنا عذاب دے لوگ جائیدادیں بیچ بیچ کر بیٹوں کو یورپ بھیجتے ہیں لیکن ان کو ایک پارہ مفت نہیں پڑھاتے بڑی بڑی ڈگریوں والے کتنے مسلمان ہیں جن کو قرآن مجید پڑھنا ہی نہیں آتا۔

دکاندار چند پیسوں کے لئے قرآن مجید کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ایسے انسان بھی ہیں جو دو دو روپوں کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ اور قرآن اٹھانے کے لئے تیار رہتے ہیں قرآن مجید اس لئے نہیں آیا کہ آپ اس کی قسمیں کھائیں جزدانوں میں لپٹیں۔ بقول شاعر ؎

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

افسوس آج کا مسلمان تلاوت قرآن مجید سے غافل ہے پہلے لوگ صبح اٹھتے ہی قرآن کریم کی تلاوت اپنے اوپر لازم جانتے تھے کوئی صبح اٹھ کر دو سپارے تلاوت کرتا کوئی تین سپارے تلاوت کرتا کوئی اس سے بھی زیادہ پڑھتا۔ ایک پارہ تو اکثر لوگ ضرور ہی پڑھا کرتے تھے مگر آج کل تلاوت قرآن پاک کا ذوق شوق ختم ہوتا جا رہا ہے قرآن مجید کی جگہ صبح اخبارات پڑھے جاتے ہیں کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اللہ کی کتاب کی جگہ اخبارات نے لے لی۔

قرآن سے واقف نہیں اس دور کے لڑکے

مفت مشورہ برائے خدمت خلق
پچکے ہوئے گال تپلا کمزور جسم
● جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون و بھوک بڑھانے کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام مردانہ، زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ: خط بالکل مختصر و چھوٹا لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں۔
حکیم بشیر احمد بشیر
رجسٹرڈ گورنمنٹ آف پاکستان
چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون دکان 354840 فون رہائش 354795

اخبار پڑھا کرتے ہیں لیکن صبح تڑکے اخبارات پڑھیں لیکن اخبارات میں گم ہو کر تلاوت قرآن سے بے نیاز ہو جانا پرلے درجے کی حماقت اور محرومی ہے۔ ہمیں چاہیے اپنا زیادہ وقت قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے کے لئے وقف کر دیں روزانہ قرآن مجید پڑھنا معمول بنالیں جسمانی خوراک کی طرح روحانی خوراک بھی ضروری ہے صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد کام دھندے میں مشغول ہوں حکمت خیرات اور برکات کا موجب ہے کوئی کام تلاوت قرآن سے زیادہ اہم دیکھ خالی وقت کو تلاوت میں صرف کریں وقت کے ڈھیروں کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ آپ تہیہ کر لیں کہ اپنے ہر بچے کو قرآن پاک کی تعلیم دلوائیں گے۔

ابن عباسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کے اندر قرآن مجید کا کوئی حصہ محفوظ نہیں اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنی فلاں کا تقسیم شدہ حصہ میں نے خرید لیا ہے اور اس میں اتنا اور اتنا نفع حاصل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کہ میں تجھے اس چیز کی خبر نہ دے دوں کہ وہ اس سے نفع میں کہیں زیادہ ہے؟ اس نے کہا: کیا وہ چیز پائی جا رہی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے جس نے دس آیتیں سیکھیں۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ اور دس آیتیں سیکھیں اور آپؐ کی خدمت میں آیا اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی۔

حضرت ابن مسعودؓ کہا کرتے تھے کہ تم اس قرآن کو مضبوطی کے ساتھ حاصل کرو اس لئے کہ یہ اللہ پاک کا عام دستر خوان ہے جو شخص تم میں طاقت رکھے کہ اللہ کے دستر خوان سے لے تو ایسا کرے۔ بات اسی طرح ہے کہ علم سیکھنے سے ہی آتا ہے قرآن کی ایک عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنے قاری کو خدا سے قریب کر دیتا ہے۔ اور خدا اس کے قریب آجاتا ہے۔ قرآن کا انداز ایسا ہے کہ قرآن پڑھتے ہوئے آدمی کو وہ بالکل اپنے سامنے اپنے آس پاس بلکہ عین اپنے دل میں محسوس ہونے لگتا ہے جہاں قرآن میں داخل ہوتے ہی قاری محسوس کرتا ہے کہ خدا کا اس سے گہرا تعلق ہے اس سے گہری محبت ہے۔ خدا کو اس سے دلچسپی اور ہمدردی ہے وہ اس کے ہر خیال کے ساتھ ساتھ ہے اس کے ہر کام میں حصہ لے رہا ہے وہ اس کی دعائیں سنتا ہے اس کی پکار کا جواب دیتا اس کے کام سنوارتا اسے خیر سے بہرہ ور کرتا اور شر سے بچاتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے کلام کی تقدیس کا تصور ذہن و فکر میں جانا چاہیے قرآن مجید کی آیتیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھنی چاہئیں۔ پورے قرآن کو ایک دن میں بغیر سمجھے ختم کر دینے کے مقابلہ میں ایک رکوع سمجھ کر پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ جن آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی اور جنت کی بشارت دی ہے۔ ان کو تلاوت کرتے ہوئے زبان سے یا دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اور تمنا کرنی چاہیے کہ اس بشارت کی سعادت ہمیں بھی میسر آجائے جن آیتوں میں عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے اور عذاب جہنم کا ذکر آیا ہے۔ ان کو پڑھتے وقت خوف و اندیشہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ دل میں تڑپ، گداز، خلوص، لگن، سوز و درد اور خشیت الٰہی ہو تو قرآن کی تلاوت کے دوران آنکھیں ضرور اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن آیتوں میں اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے ان کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

دنیا میں کوئی کتاب صحیفہ اور دیوان قرآن مجید کی برابری تو کیا اس سے ہزاروں درجہ کم تعداد میں بھی نہیں پڑھا جاتا۔ تنہا یہی وہ کتاب ہے جو دن رات میں پانچوں وقت کی نمازوں کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی تلاوت کی جاتی ہے جس کی معنوی تعلیم کے علاوہ اس کی قرآت و تجوید کی تعلیم کے لئے ہزاروں مدرسے دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ تنہا یہی وہ کتاب ہے جو تمام سے زیادہ مضامین تحریروں تقریروں میں نقل و بیان کی جاتی ہے اور ہر سال کے سال رمضان کے مہینہ میں کروڑوں مسلمان پورے قرآن کو حفاظ کی زبان سے سنتے ہیں اور کروڑوں مسلمان رمضان شریف میں تلاوت قرآن کرتے ہیں۔ اس کتاب کے اسلوب میں ایسی حلاوت ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے آدمی پر سوز و گداز کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قاری نے اگر دل کے دروازے بند کر رکھے ہوں تو وہ اس کلام کی مرعوبیت اپنے اوپر طاری ہوتا محسوس کرتا ہے۔ اور بالآخر اس کی روح سربسجود ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید کی فضیلت نہ کوئی زبان بیان کر سکتی ہے نہ قلم نہ دماغ اس کے کمال کا احاطہ کر سکتے ہیں اس کے فضائل لامحدود ہیں۔ جس کے ساتھ اس کی نسبت ہو وہ بھی صاحب فضیلت ہو جاتا ہے جس مہینے میں قرآن حکیم اترا وہ مہینوں میں افضل ٹھہرا۔ جس رات اترا وہ راتوں میں افضل ٹھہری کا جس نبی پر اترا وہ نبیوں کا سردار مانا گیا۔ جس امت کو ملا وہ خیر الامم ہوئی جس شہر میں اس کا نزول ہوا وہ شہروں میں مقدس ہو گیا۔ جس آنکھ نے قرآن دیکھ لیا وہ آنکھ بھی شان والی جس نے سنا وہ کان بھی شان والا جس ہاتھ نے قرآن اٹھایا وہ ہاتھ بھی شان والا جس سینے میں قرآن وہ سینہ بھی شان والا۔ جس بچے نے قرآن پڑھا وہ بچہ بھی شان والا اس کے ماں باپ بھی شان والے۔

زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف

مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ (شجاع آباد)

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا عبد الحق صاحب بھلوی نقشبندی مدظلہ شجاع آباد

مدرسہ ھٰذا ایک پسماندہ علاقہ میں واقع ہے جس میں ایک سو طلبہ و طالبات دو مستند اور محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں زیور تعلیم قرآنی سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں۔ مدرسہ کے سالانہ مصارف پچاس ہزار روپے سالانہ ہیں مدرسہ ھٰذا مقروض بھی ہے۔ نیز مدرسہ میں مسجد نہ ہونے کی وجہ سے درسگاہ میں نماز باجماعت ہو رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر اور زمین کے خرچ کے لئے پچاس ہزار روپے کی فی الفور ضرورت ہے۔ لہٰذا اصحاب خیر سے استدعا ہے کہ رمضان المبارک کے پرکیف لمحات میں مسجد کی تعمیر کے لئے عطیات اور مدرسہ کے لئے زکوٰۃ و صدقات سے اعانت فرما کر جنت میں گھر بنائیں۔

منجانب: مولانا محمد قاسم رحمانی ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد (کالی بستی) ٹھٹھوٹون تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

راقم الحروف نے سوانح یوسفی میں پڑھا تھا کہ تبلیغی تحریک کے بانی حضرت اقدس مولانا محمد الیاس کاندھلوی ثم دہلوی نور اللہ مرقدہ کے بعد جب حضرت جی مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ ان کے جانشین ہوئے تو حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے ازراہِ شفقت اپنے مخصوص لہجے میں ان سے فرمایا۔

"مولوی یوسف! چچا جان کی ادبات تھی۔ تم ذرا سوچ سمجھ کر خرچ کیا کرو۔"

تو جواب میں حضرت جی مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ نے بے ساختہ عرض کیا۔

"بھائی جی! لینے والا ہی تو بدلا ہے، دینے والا تو نہیں بدلا۔"

حضرت اقدس بنوری کے بارے میں اس ناکارہ نے لکھا تھا

"انہیں اپنے اللہ پر بڑا اعتماد تھا، بڑا ناز تھا یقین و توکل ایسا تھا گویا وہ لوحِ محفوظ دیکھ رہے ہیں۔ ابھی ابھی پروانہ لے کر آئے ہیں، انہیں اسباب و وسائل کی پروا نہیں تھی، وہ جو کچھ کرتے تھے خدا کے لئے کرتے تھے اور خدا کے بھروسے پر کرتے تھے، حضرت کا یہ فقرہ آج بھی بہت سے لوگوں کے کانوں میں گونج رہا ہوگا کہ

"زمین و آسمان کے خزانے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اگر ہم اخلاص کے ساتھ اس کے دین کا کام کریں تو اس کے خزانوں میں کیا کمی ہے؟"

وہ جس کام کا ارادہ کرتے اس کے لئے استخارہ کرتے۔ دعائیں کرتے، غلافِ کعبہ پکڑ کر گڑگڑاتے، روضۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جالیوں کے سامنے حق تعالیٰ سے التجائیں کرتے اہلِ قلوب سے دعائیں کراتے، معاملہ فہم مخلصین سے مشورہ کرتے، ان دعاؤں اور استخاروں کا سلسلہ بسا اوقات مہینوں تک چلتا اور جب پوری طرح اطمینان ہو جاتا کہ اس میں نفسانیت کا کوئی شائبہ نہیں تو توکل برخدا اسے شروع کر دیتے اور پھر نتائج سے بے نیاز ہو کر اس پر اپنی ساری توانائیاں صرف کر دیتے۔"

(بصائر و عبر صفحہ ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ، دسمبر ۱۹۷۷ء)

حضرت بنوری کے بعد جناب مفتی صاحب کی طرف جب یہ نسبت منتقل ہوئی تو ان کے اندر توکل و انابت اور رجوع الی اللہ کی جو کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور جس طرح وہ دیر دیر تک کریم داتا کے آگے ہاتھ پھیلائے اور کاسۂ گدائی لئے کھڑے رہا کرتے تھے۔ اس سے صاف محسوس ہوتا تھا کہ بس "لینے والا ہی بدلا ہے، دینے والا نہیں بدلا۔ نہ لینے والے کا اندازِ گدا بدلا ہے اور نہ دینے والے کا اندازِ عطا۔ ان کی طویل طویل دعاؤں پر اس ناکارہ کو ہمیشہ رشک آتا کہ کریم آقا سے مانگنا ہو تو آدمی ایسے مانگے اور حرمین شریفین کی حاضری پر (جو سال میں کم سے کم دو مرتبہ تو التزاماً ہوتی تھی۔ ان کے سوز و دروں اور ان کی دعاؤں کی کمیت و کیفیت میں نمایاں اضافہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات یہ ناکارہ ان سے مزاحاً عرض کرتا کہ مفتی صاحب! آپ اتنی دیر تک کیا مانگتے رہا کرتے ہیں؟ وہ میرے اس مزاحیہ فقرے پر مسکرا دیتے، اور ہمارے حضرت بنوری کی یہ خاص ادا کہ جہاں وہ خود بارگاہِ صمدیت میں کاسۂ عبدیت اور کشکول فقر و احتیاج پیش کرتے وہاں دیگر اہلِ تعلق سے بھی دعاؤں کی استدعا فرماتے، میرے مخدوم جناب مفتی صاحب نے حضرت کی اس ادا کو بھی خوب خوب اپنایا، وہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے نہیں تھکتے تھے اور جن سے ان کو ذرا حسنِ ظن ہوتا ان سے بھی دعاؤں کی فرمائش کرتے، اسی سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے حضرات کو دعا و التجا کی طرف کس طرح متوجہ فرماتے تھے۔ الغرض حضرت اقدس بنوری کی یہ معنوی میراث جو اس جامعہ کی اور دیگر تمام دینی اداروں کی روحِ رواں ہے یعنی اخلاص و عبدیت حق تعالیٰ شانہ کی ذاتِ عالی پر کامل اعتماد و توکل، تسلیم و رضا اور دعا و التجا کی دولت جناب مفتی صاحب نے اس کو پوری طرح جذب اور ہضم کر لیا تھا، یہی وجہ ہے کہ حضرت بنوری کے بعد اگرچہ ہم حضرت کے انفاسِ طیبہ سے محروم ہو گئے تھے مگر جناب مفتی صاحب کی ان قلبی کیفیات کی بدولت جامعہ کا رنگ نسبتاً نہیں بدلا۔ جامعہ کی چار دیواری میں داخل ہونے کے بعد سکینت کی وہی کیفیت محسوس ہوتی تھی جو حضرت کے دور میں تھی۔ ان کے اعتماد و توکل علی اللہ اور اولوالعزمی و بلند ہمتی کی ایک مثال یہ ہے کہ جامعہ کے لئے ملیر میں دس ایکڑ اراضی کا سودا کر رہے تھے جس کی مالیت غالباً ایک کروڑ روپے سے متجاوز ہے جبکہ اپنے پاس کچھ نہیں تھا۔ یہ ان کی بلند ہمتی اور اولوالعزمی کے سامنے کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ ہمارے حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے جو ہمارے مفتی صاحب کے حسبِ حال تھا۔

ہمت بلند دار کہ پیشِ خدا و خلق
باشد بقدرِ ہمت تو اعتبارِ تو

اس ناکارہ کی مرحوم کے ساتھ تقریباً ربع صدی تک جامعہ میں رفاقت رہی۔ علاوہ ازیں اندرون و بیرون ملک کے طویل اسفار میں ان کی رفاقت و ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا، بسا اوقات یہ سفری رفاقت ہفتوں اور مہینوں تک ممتد رہی اور ان کی سیرت و کردار اور اخلاق و اطوار کے دقیق سے دقیق پہلوؤں کے مطالعہ کا موقع ملا۔ کبھی یاد نہیں کہ جناب مفتی صاحب کے کسی قول و فعل سے کسی ادنیٰ ناگواری کا شائبہ بھی پیدا ہوا ہو بلکہ دل میں ان کی عظمت و محبت کا نقش گہرے سے گہرا ہوتا چلا گیا۔ واقعی وہ بڑے حوصلے کے آدمی تھے۔ فرشتہ سیرت تھے، ان کا مزاج ردوکد اور کشاکشی سے یکسر ناآشنا تھا۔ ان سے جس شخص کو بھی معاملہ پیش آتا وہ انہیں نرم خو اور سہل مزاج پاتا۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

المؤمنون هيّنون ليّنون كالجمل

الانف ان اقتید انقاد وان
استنیخ علی صخرۃ استناخ
(مشکوٰۃ ص ۴۳۲ عن مکحول مرسلاً)

ترجمہ: مومن سہل مزاج اور نرم خو ہوتے ہیں، جیسے اونٹ کی ناک میں نکیل ہو اور اس کی ناک زخمی بھی ہو اگر اس کو کھینچ لیا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بھی بٹھا دیا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

جناب مفتی صاحب مرحوم سے گفتگو اور مشورہ کرتے ہوئے اس ناکارہ کو ہمیشہ یہ حدیث یاد آجاتی تھی اور ان کی نرم خوئی اور کشادہ ذہنی کا سکہ قلب پر بیٹھ جاتا تھا۔ وہ عاقل و فہیم تھے، زیرک و دانا تھے، مدبر اور معاملہ فہم تھے لیکن اپنی شرافت و نجابت، سبک روحی و کشادہ ذہنی اور صفائے باطن کی بنا پر درج ذیل حدیث نبوی کا مصداق تھے۔

المومن غر کریم (مشکوٰۃ ص ۴۳۲)

ترجمہ: مومن بھولا بھالا شریف الطبع ہوا کرتا ہے۔

امام طحاویؒ مشکل الآثار (ص ۳-۲۰۳) میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الغر فی کلام العرب هو الذی لا غائلة معه ولا باطنه خلاف ظاهره، ومن کان هذا سبیله، أمن المسلمون من لسانه ویده وهی صفة المؤمن۔

ترجمہ: کلام عرب میں غر اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے دل میں کھوٹ، کینہ اور شر نہ ہو، نہ اس کا باطن اس کے ظاہر کے خلاف ہو، جو شخص اس نہج پر ہو، مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں گے اور مومن کی شان ہے۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے تمام اساتذہ، کارکنان اور طلبہ کے ساتھ ان کا برتاؤ اسی شرافت و نجابت اور "مومن کی اسی شان" کے مطابق تھا جب جامعہ کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی، اس وقت متعدد اساتذہ ان کے ہم سن اور تعلیمی درجہ میں گویا ان کے برابر کے تھے متعدد اکابر ان کے اساتذہ کے درجہ میں تھے اور چند حضرات ان کے چھوٹے کی حیثیت رکھتے تھے لیکن انہوں نے ایسی خوش اسلوبی سے جامعہ کو چلایا اور سب سے حسن معاملہ کا ایسا نقشہ باندھا کہ وہ نہ صرف اپنے برابر والوں اور چھوٹوں کے محبوب قائد بن گئے بلکہ اکابر اساتذہ بھی ان کو غایت عظمت و محبت کی نظر سے دیکھنے لگے۔ جن حضرات کو انتظام سے سابقہ پیش آتا ہے وہ جانتے ہیں کہ بسا اوقات اس راستہ میں نرم و گرم حالات بھی پیش آتے ہیں اور منتظم سے بعض حضرات کا گلہ شکوہ اور رنجش کی نوبت بھی آجاتی ہے لیکن یہ جناب مفتی صاحب کی شرافت و نجابت کہیے یا ان کی کھلی کرامت کہ اس پورے عرصہ میں اس ناکارہ نے کسی استاذ اور کارکن سے جناب مفتی صاحب کے بارے میں حرف شکایت نہیں سنا۔

ان کی مقناطیسی شخصیت اور ان کی جوہر شناسی نے ان کے گرد ایسے فعال، جاں نثار اور بلند حوصلہ نوجوانوں کو جمع کر دیا تھا جو ان کے اشاروں کی تعمیل کو دنیا و آخرت کی سعادت سمجھتے تھے۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم

اسی طرح عزیز طلبہ سے ان کا برتاؤ ایک شفیق مربی اور ایک مرشد امین کا تھا، اگر کبھی کسی عزیز طالب علم کی تادیب کی نوبت آتی تو اس میں بھی شفقت و محبت کا رنگ جھلکتا تھا، بعض اوقات ایسی بات فرماتے کہ طلبہ کو ان کے بارے میں کشف و الہام کا خیال ہوتا۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ مجلس تعلیمی نے ایک طالب علم کے اخراج کا فیصلہ کیا، اس کے رفقاء نے اسے مشورہ دیا کہ وہ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لیں اور ان کو اطمینان دلا دیں کہ آئندہ ایسی کوتاہی نہیں کریں گے۔ اگر ایسا کر لیا جائے تو حضرت مفتی صاحب اخراج کا فیصلہ منسوخ فرمادیں گے لیکن وہ طالب علم رنج و صدمہ کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی مجلس میں یہ کہنے لگے کہ تعلیم کوئی یہیں تو نہیں ہوتی میں دوسری

اورنگی ٹاؤن میں مسجد کی تعمیر کیلئے اپیل

جنت میں گھر بنائیں

اورنگی ٹاؤن کراچی کا ایک انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ جہاں الفتح کالونی میں ایک چھوٹی سی مسجد موجود تھی اور جگہ ناکافی تھی۔ اب اس مسجد کی دو منزلہ تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ جس پر کم از کم تین **چار لاکھ** روپیہ لاگت آئے گی۔ **مسجد** کی تعمیر کے بعد زیادہ سے زیادہ نمازی حضرات نماز ادا کر سکیں گے۔

تمام اہل خیر حضرات سے دردمندانہ **اپیل** ہے کہ وہ مسجد کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں اور **ثواب دارین** حاصل کریں۔

مولانا **محمد انور فاروقی** خطیب و منتظم
جامع مسجد محمدی الفتح کالونی اورنگی ٹاؤن نمبر ۱۰½ کراچی نمبر ۴۱

(نوٹ) جامع مسجد محمدی ٹرسٹ کا اکاؤنٹ **۲۵۷** نیشنل بینک اورنگی ٹاؤن (نمبر ۱)

جگہ چلا جاؤں گا، جامعہ .... میں داخل ہو جاؤں گا، بالآخر رفقاء کے سمجھانے بجھانے پر وہ معافی نامہ لکھ کر حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں آیا، معافی نامہ پیش کیا، حضرت مفتی صاحب نے دیکھ کر فرمایا۔

ہاں میاں! (یہ جناب مفتی صاحبؒ کا تکیہ کلام تھا) تعلیم کوئی یہیں تو نہیں ہوتی؟ کسی دوسری جگہ چلے جاؤ نا! جامعہ ..... میں داخلہ لے لو نا، میرے سر کیوں ہو گئے ہو؟

اس طالب علم کے پسینے چھوٹ گئے اور وہ یہ سمجھا کہ حضرت مفتی صاحب کو میری گفتگو کا کشف ہو گیا ہے بیحد نادم ہوا، معافی مانگی، اصلاح کا وعدہ کیا تو حضرت مفتی صاحب نے درخواست لے لی اور فرمایا اچھا غور کریں گے۔

الغرض عزیز طلبہ کی اصلاح و تربیت اور مناسب تادیب سے تو غافل نہیں رہتے تھے لیکن اس میں کبھی جذبہ انتقام اور شفائے غیظ کا رنگ نہیں ہوتا تھا بلکہ انکی ہر ادا سے شفقت و محبت ٹپکتی تھی۔ اسی لئے ابتدائی درجات سے لے کر آخری درجات تک کے تمام طلبہ جناب مفتی صاحب کو ایک عالم ربانی، ایک جلیل القدر مرشد و مربی اور ایک شفیق والد محترم کی حیثیت سے جانتے پہچانتے تھے اور انہیں اسی نظریے سے دیکھتے تھے ایک اتنی بڑی یونیورسٹی جس میں تقریباً ۳۵ ممالک کے پانچ چھ ہزار طلبہ زیر تعلیم ہوں، سینکڑوں اساتذہ و کارکن مصروف کار ہوں جس کا معمول کا ماہانہ میزانیہ دس لاکھ سے متجاوز ہو اور جس کے تعمیراتی مصارف کروڑوں پر پھیلے ہوئے ہوں، اس کا انتظام چلانا، اور پھر اس حسن و خوبی کے ساتھ چلانا، بجائے خود اتنا بڑا کارنامہ ہے جو قوت قدسیہ کو چاہتا ہے لیکن جناب مفتی صاحب کی سرگرمیاں اور ترکتازیاں صرف جامعہ کے نظم و نسق اور درو بست تک کہاں محدود تھیں؟ ان کی گوناگوں ذمہ داریاں اور متنوع مشاغل پر عقل نارسا حیران تھی، ملک کی ہر دینی تحریک کے لئے روح رواں تھے کوئی دینی و ملی تحریک ایسی نہ تھی جس میں ان کا موثر کردار نہ ہو، ملک بھر کے دینی مدارس کی سرپرستی فرماتے تھے تسہیلات کے زمانے میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا احاطہ گویا ملک بھر کے دینی مدارس کا سفارت خانہ بن جاتا تھا، اس کی درس گاہیں اور دارالاقامے مدارس دینیہ کے نمائندوں کی اقامت گاہیں ہوتی تھیں، جناب مفتی صاحب ان کو تصدیق نامے لکھ کر دے رہے ہیں، کسی کو سفارشی خطوط دے رہے ہیں، کسی کی خود معاونت فرما رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مدارس کی دعوتوں پر دور دراز کے سفر فرماتے تھے، اہم امور میں ان کو مشورے دیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے تھے گویا تمام دینی مدارس کی سرپرستی و حوصلہ افزائی اپنے ذمہ سمجھتے تھے، متعدد مدارس نے ان کو اپنا باقاعدہ سرپرست بنا رکھا تھا۔

حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ جن دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے، حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ العالی ان کے نائب امیر تھے حضرت بنوری کے وصال کے بعد جب شیخ المشائخ مولانا خان محمد مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں) کو بالاتفاق امیر مجلس منتخب کیا گیا تھا تو انہوں نے جناب مفتی احمد الرحمن مرحوم کو اپنا نائب امیر مقرر فرمایا اور دم واپسیں تک اس منصب پر فائز رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جماعت ختم نبوت کے مشن کے لئے بیرونی ممالک کے سفر فرمائے۔ لندن کے دفتر کی معاونت کے سلسلے میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ امارات کا سفر فرمایا، جماعت کی مجلس شوریٰ میں بڑے قیمتی مشورے دیتے تھے اور حضرت امیر مدظلہ العالی اور ارکان مجلس شوریٰ کے نزدیک ان کے مشورے نہایت وقیع سمجھے جاتے تھے۔

وفاق المدارس العربیہ کے ایک عرصہ تک نائب صدر رہے، پھر ان کو وفاق کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ وفاق کی طرف سے مدارس عربیہ کی نگرانی کا ان کے دورے، ان کے امتحانات امتحانی پرچوں کا اہتمام اور وفاق کی اسانید کی تقسیم الغرض وفاق المدارس کی تنظیم کی ذمہ داری انکے سپرد تھی۔

سواد اعظم اہل سنت کے نائب صدر تھے اور سواد اعظم کی فعالیت میں ان کا بڑا حصہ تھا، اس سلسلے میں انھیں بڑی آزمائشیں پیش آئیں اور سنت یوسفی کے مطابق جیل تک جانا پڑا، مرحوم نے ان تمام آزمائشوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا مگر ان کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔

چند سال پہلے تمام جماعتوں پر مشتمل "متحدہ سنی محاذ" کی تشکیل عمل میں آئی تو ان کو اس کا امیر منتخب کیا گیا، اس طرح ان کو قائد اہل سنت کا خطاب دیا گیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی "انجمن سپاہ صحابہ" کی بھی سرپرستی فرماتے تھے، مولانا شہید مرحوم کی بڑی قدر فرماتے تھے اور ان سے ہر نوع کا اخلاقی و مادی تعاون فرماتے تھے، ان کی کوشش تھی کہ انجمن سپاہ صحابہ اور سواد اعظم اہل سنت کے کاموں کو مربوط کر دیا جائے مگر افسوس کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت ہو گئی اور یہ منصوبہ زیر عمل نہ آسکا۔

ملک میں عورت کی حکمرانی کا فتنہ اٹھا تو اس کے مقابلے کے لئے تمام دینی جماعتوں کی متحدہ علماء کونسل تشکیل دی گئی جس کے محرک جناب مفتی صاحب مرحوم تھے، راولپنڈی میں اس کے اجلاس کے لئے خود بھی تشریف لے گئے اور ناکارہ، گمنام گوشہ نشین کو بھی گوشہ عافیت سے نکال کر اجلاس میں شرکت کے لئے لے گئے، ایک مرتبہ جب صدر اسحاق خان بے نظیر کی وزارت عظمیٰ کا اعلان کرنے والے تھے، کراچی سے علماء کا ایک پندرہ رکنی وفد لے کر اسلام آباد پہنچ گئے اور ایوان صدر کے سامنے احتجاج کیا الغرض اس فتنہ کے خلاف جہاں تک ممکن ہو سکا جہاد کیا، دردمندان شریعت میں دعائیں کیں، یہاں تک اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو اس فتنہ سے نجات دلائی۔

شریعت بل کے سلسلے میں جب حکومت نے طوطا چشمی اختیار کی تو جناب مفتی صاحب نے پورے ملک کا دورہ کرنے کی ٹھان لی، چنانچہ ملک بھر کے علماء کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ۱۸ ہزار دستخطوں کی ایک یادداشت حکومت کو بھجوائی اور پھر نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے کے لئے متحدہ شریعت محاذ تشکیل دیا گیا جس کی سپریم کونسل کے مفتی صاحبؒ رکن بنے۔

افغانستان کی تحریک جہاد میں بھی جناب مفتی صاحبؒ کی سرگرمیاں لائق ستائش تھیں

"حرکۃ المجاہدین" سے ہر نوع کا تعاون فرمایا اور اس کی مالی معاونت کے لئے ممتاز اہل خیر کے پاس خود تشریف لے گئے۔

"جامعۃ العلوم الاسلامیہ" کی ذمہ داریوں کا بار اٹھانے سے پہلے وہ جمعیت علماء اسلام کے باقاعدہ رکن اور کراچی کے امیر جماعت تھے۔ جامعہ کی ذمہ داریوں کا بار ان پر ڈالا گیا تو حضرت اقدس بنوری قدس سرہ کے ایماء پر عملی سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرلی لیکن جمعیت کی فلاح و بہبودی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ جمعیت کا دو دھڑوں میں بٹ جانا ان کے لئے سوہان روح تھا۔ کئی بار اس خلیج کو پاٹنے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کے لئے لاہور پنڈی اور پشاور تک کا سفر فرمایا۔

الغرض وہ دین کی سربلندی کے لئے ہر تحریک سے تعاون فرماتے تھے اور ان کے پہلو میں ایک ایسا دل تھا جو ہر دینی تحریک کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ کارخانۂ دنیا تو بہر حال چلتا ہی رہے گا لیکن واقعہ یہ ہے کہ مفتی صاحب مرحوم تن تنہا جن کاموں کو نبھا رہے تھے ایک جماعت کی جماعت بھی شاید اس خلا کو پُر نہ کر سکے۔

یہ تو ملک و ملت کے اجتماعی کاموں کے لئے ان کی بے تابی و بے قراری کا حال تھا، ان گرانقدر خدمات کے علاوہ ناداروں، بیواؤں، یتیموں اور بے کسوں کی غم خواری و خبرگیری ان کی زندگی کا ایک مستقل باب تھا، وہ کسی کی تکلیف برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے۔

خنجر چلے کسی پہ، تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ انکی وفات سے کتنے بے بس و نادار بے سہارا رہ گئے اور کتنی بیوائیں اور یتیم بچے اپنے سرپرست سے محروم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان مشاغل مہمہ کے علاوہ حضرت مفتی صاحب سے سلسلۂ اصلاح و ارشاد بھی جاری تھا۔ غالباً دو سال پہلے حضرت اقدس مولانا فقیر محمد پشاوری مدت فیوضہم و برکاتہم (خلیفۂ ارشد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ) نے انکو خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ تھا۔ جناب مفتی صاحب نے سوموار کی شام کو بعد نماز عصر جامعہ کے مہمان خانہ میں حلقۂ افادہ و تلقین شروع کر دیا تھا۔ یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوتی تھی کہ مرحوم اس کی خوب پابندی اور اہتمام فرماتے تھے اور دیگر حضرات کے علاوہ جامعہ کے طلبہ کو خصوصاً بہت نفع پہنچ رہا تھا۔

جناب مفتی صاحبؒ اپنی زندگی میں تیزروی کے عادی تھے، ایک بار مزدلفہ کی صبح ان کے ساتھ منیٰ جانا ہوا، وہ اس قدر تیز گام تھے کہ ان کے ساتھ قدم ملا کر چلنا مشکل ہو گیا۔ مفتی صاحب نے اسی تیز روی کا وطیرہ سفر آخرت میں اپنایا۔ شام کو ہم انہیں سلامت باکرامت چھوڑ کر گئے۔ صبح پتہ چلا کہ "وہ تو تشریف لے جا چکے ہیں۔ دو سال پہلے جب ہمارے بزرگ استاذ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی کا (رجب ہی میں) انتقال ہوا تو جناب مفتی صاحبؒ کا اصرار تھا کہ یہ بینات کا اجازت نامہ اشاعت" اپنے نام کرالے۔ میں نے عرض کیا۔ مفتی صاحب! آج آپ میرے نام کرا رہے ہیں۔ کل کو کسی دوسرے کے نام کرائیں گے۔ ہم بڈھوں کا کیا ہے۔ آج ہیں تو کل نہیں، آپ یہ اجازت نامہ خود اپنے نام کرا لیجئے! جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ ہم کو رد و قدح کی عادت نہیں تھی۔ فرمایا بہت اچھا۔

سن و سال کے تفاوت کی بنا پر اس ناکارہ کا خیال تھا کہ مفتی صاحب کی عمر اس روسیاہ سے تو زیادہ ہی ہو گی اور توقع تھی کہ مفتی صاحب اپنے ہاتھوں سے اس روسیاہ کی تکفین و تدفین فرمائیں گے۔ شاید اس کے طفیل بخشش کا سامان ہو جائے۔ کیا خبر تھی کہ اس شکستہ خاطر و شکستہ قلم کو جناب مفتی صاحب کا بھی مرثیہ لکھنا پڑے گا۔

فللّٰہ الامر من قبل و من بعد

یہ زندگی صدقات ہی سے عبارت ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ کے قضاء و قدر کے فیصلوں کے سامنے بندے کو چارۂ دم زدن نہیں۔ قطعی ایمان ہے کہ اس حکیم مطلق کا ہر فیصلہ حکمتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جی چاہتا تھا کہ جناب مفتی صاحب کے وجود سے ہم لوگ ابھی اور مستفید ہوتے، مگر مرضی مولیٰ، ہمہ اولیٰ حق تعالیٰ شانہٗ ہمارے محبوب قائد و امیر مرحوم کی تمام کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرمائیں۔ انہیں آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور اپنے نیک و مخلص بندوں کے ساتھ ان کو درجات عالیہ نصیب فرمائے۔ ●●

دارالعلوم مدنیہ کی بنیاد شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی۔ ● دارالعلوم مدنیہ امام الہدیٰ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب قدس سرہ العزیز اور جانشین امام الہدیٰ حضرت الشیخ مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری دامت فیوضہم کی خصوصی دعاؤں کی نشانی ہے ● دارالعلوم مدنیہ ملک کی عظیم تنظیم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے ساتھ منسلک ہے ● دارالعلوم مدنیہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ بالتجوید کے علاوہ درس نظامی موقوف علیہ تک کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے ● دارالعلوم مدنیہ میں مسافر طلباء کے لئے کتب، قیام، طعام، لباس، علاج معالجہ کی سہولیات میسر ہیں ● دارالعلوم مدنیہ میں ہر سال سینکڑوں ضروریات دین کے مسائل کا حل فتاویٰ کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں ● دارالعلوم مدنیہ میں امسال پرائمری اردو، حساب وغیرہ کی تعلیم کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی استاد کا پختہ عزم ہے ● دارالعلوم مدنیہ کا سالانہ خرچ ایک لاکھ روپے نقد اور اڑھائی صد من گندم ہے ● دارالعلوم مدنیہ (دارالحدیث) کی وسیع جامع مسجد کا اندرونی اور بیرونی پلستر اور فرش اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہ کا منتظر ہے ● دارالعلوم مدنیہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ فلہذا تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے صدقات، عشر، زکوٰۃ اور چرم وغیرہ سے تعاون فرما کر خدمت دین کا دائمی ثواب حاصل کریں۔

رابطہ کے لئے پتہ: محمد مسعود مہتمم مدرسہ ہذا [illegible]

عید کے فضائل و مسائل

از: مولانا منظور احمد الحسینی

عید کا معنی لوٹ کر آنے والی چیز، کیونکہ مسلمانوں کے لئے خوشی، فرحت اور سرور کا دن بار بار پلٹ کر آتا ہے، اس لئے اس کو عید کہتے ہیں۔

عید الفطر کی نماز ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، ہجرت سے پہلے مدینہ کے لوگوں کے سال میں دو دن تھے جن میں لہو لعب میں مشغول ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیسے دن ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ ان دونوں میں ہم جاہلیت کے زمانہ میں کھیل کود کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دونوں کے بجائے دو بہتر دن مقرر کئے ہیں: یوم اضحیٰ اور یوم فطر۔ (ابو داؤد)

رمضان المبارک کے ختم ہونے پر شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر مناتے ہیں۔ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا رکھنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے مکمل ہونے پر روزہ کھلنے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں۔ اسے صدقہ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان المبارک کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ہر روزہ دار کو روزانہ افطار کے وقت زبردست خوشی ہوتی ہے کہ کھانا پینا ملنے کے ساتھ ساتھ اس کا اس دن کا روزہ بحفاظت پورا ہو جاتا ہے۔ عید الفطر کا دن حقیقت میں افطار اکبر ہے۔ جو خوشی روزہ دار کو روزہ کے وقت روزانہ حاصل ہوتی تھی، اس کا مجموعہ عید کے دن اسے حاصل ہوا کہ پورے رمضان المبارک کے روزے بخیر و خوبی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پورے ہو گئے۔ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے متعلق اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا صلہ کیا ہے جو اپنی محنت کا پورا پورا حق ادا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! اس کا صلہ تو یہی ہے کہ اس کی محنت کا پورا پورا معاوضہ دے دیا جائے۔ فرشتوں کے اس جواب پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزے رکھنے والوں، تراویح اور نوافل میں قیام کرنے والوں کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو قرار دیا ہے۔ انہوں نے میرا فرض ادا کیا، رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد نماز عید کے شوق میں میری تعریف کرتے ہوئے عید گاہ گئے۔ لہٰذا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں ان کی خطاؤں کو معاف کروں گا اور ان کے عیبوں کو چھپاؤں گا، جو دعا کریں گے اس کو شرف قبولیت بخشوں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

"بندو! واپس جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"لوگ اپنے گھروں کو اس حالت میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی معافی کا اعلان ہو چکا ہوتا ہے۔" (بیہقی)

پہلی امتوں میں عید

سابقہ انبیاء کی امتیں بھی کسی نہ کسی شکل میں عید منایا کرتی تھیں، مثلاً حضرت آدمؑ کی اولاد اس دن عید مناتی تھی جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت اس دن عید مناتی تھی جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی آگ سے نجات ملی، حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم اس روز عید مناتی تھی جس دن آسمان سے مائدہ نازل ہوا تھا۔ دنیا میں مختلف تہوار منائے جاتے تھے جن میں جوا، شراب نوشی، شعر و شاعری اور رقص و سرود کی محفلیں آراستہ و پیراستہ کی جاتی تھیں۔ یہ اسلام کا فیض ہے کہ اس نے تقریبات کو ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا اور اعلان کیا کہ تمہیں چاہئے کہ رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرو اور اس انعام پر کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت سے نوازا ہے، اس کی کبریائی بیان کرو، ممکن ہے کہ اس عمل سے تم شکر گزاری کو اپنا شیوہ بنا سکو۔

نماز عید کی ترکیب

احناف کے نزدیک نماز عید واجب ہے۔ نماز عید اس طرح شروع کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے امام کی اقتداء میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرے اور ہاتھ باندھ لے۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے، دوسری بار بھی کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے، تیسری بار بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے اور قرأت شروع کرے، باقی پوری رکعت تمام نمازوں کی طرح ادا کرے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرأت کے بعد امام کی اقتداء میں تین تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرے اور ہاتھ چھوڑ دے، چوتھی بار جب امام اللہ اکبر کہے تو تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلا جائے، اس کے بعد باقی نماز تمام نمازوں کی طرح پوری کرے۔ پھر امام کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام خاموش ہو کر سنیں۔ عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

مسائل عید

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں:

۱۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا
۲۔ غسل کرنا
۳۔ مسواک کرنا
۴۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا جو پاس موجود ہوں پہننا
۵۔ خوشبو لگانا
۶۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔
۷۔ عید گاہ میں بہت سویرے جانا
۸۔ عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثل کھجور وغیرہ کے کھانا
۹۔ عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر دینا
۱۰۔ عید کی نماز عید گاہ میں جاکر پڑھنا، یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔
۱۱۔ جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۱۲۔ پیادہ پا جانا اور

۱۳۔ راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا آنا۔

عید کی نماز بغیر اذان و اقامت دو رکعت ہے۔

عیدگاہ میں نماز سے پہلے یا بعد میں نفلوں کا پڑھنا منع ہے اور نماز عید سے پہلے گھر پر بھی۔ جس کی نماز با جماعت فوت ہو جائے وہ اکیلا نماز عید نہیں پڑھ سکتا۔ اس کے لئے جماعت شرط ہے۔ البتہ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کر لینا واجب ہے۔ جب سورج اتنا بلند ہو جائے جس طرح اشراق کے وقت ایک نیزہ یا سوا نیزہ بلند ہو جاتا ہے تو اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک نماز عید کا وقت ہے۔ اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اس کے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھائے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرلے اس کے بعد تکبیر کہے۔ اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہوئی جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے۔ اس لئے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہئے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت ازدہام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔ (بہشتی زیور)

عید صحابہ کرام کی نظر میں

صحابہ کرام کے نزدیک عید کی کیا حقیقت تھی۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل ملفوظات سے ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو ذکر الٰہی، حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی کے بیان سے زینت دو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ سے منہ ہو یعنی کھاؤ پیو اور خدا کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرو۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ عید الفطر نام ہے صدقۂ فطر ادا کرنے اور نماز پڑھنے کا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ مومن کی پانچ عیدیں ہوتی ہیں۔

۱۔ جس دن گناہوں سے محفوظ ہے

۲۔ جس دن دنیا سے ایمان سلامت لے جائے۔

۳۔ جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گذر جائے۔

۴۔ جس دن جنت میں داخل ہو جائے۔

۵۔ جس دن پروردگار کا دیدار نصیب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری عید اس دن ہے جس دن کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

شش عید کے روزے

حدیث میں ان روزوں کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے

جنّت میں گھر بنایئے

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے" (حدیث)

پرانی نمائش چوک پر واقع "جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)" کی مرمت کا کام جاری ہے۔ لوہا، سیمنٹ، بجری، ریتی اور نقد رقم کی فوری ضرورت ہے۔

اہل خیر حضرات اس صدقۂ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

رابطہ کیلئے

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ ـ فون نمبر: ۷۲۱۱۶۷

اور اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے بعد پاک تھا۔ (طبرانی اوسط)

نسائی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر کیا ہے۔ بس ایک مہینہ (رمضان) تو دس مہینوں کے برابر ہوگیا۔ اور عید الفطر کے بعد چھ روزے سے سال پورا ہوگیا۔

رمضان کے روزے تو دس مہینوں کے برابر ہوگئے اور اس کے بعد چھ روزے (شوال کے) دو مہینوں کے برابر ہیں

بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان چھ روزوں کو رمضان کے روزوں سے ایسا تعلق ہے جیسے فرض نماز کے بعد سنتوں کا فرض نماز سے ہے۔

یہ چھ روزے شوال کے مہینے میں جب چاہے رکھ لے البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک ساتھ لگاتار رکھے۔

حاصل مطالعہ

اہل اللہ کے حکمت سے بھرپور نصیحت آموز اور عبرت انگیز واقعات

حافظ خلیل احمد قیصر
کروڑ لعل عیسن

مباحثہ شاہجہاں پور کا واقعہ

جب مباحثہ شاہجہاں پور ہوا تو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو دعوت دی گئی اس وقت حضرت کی طبیعت علیل تھی اس لئے انکار لکھ دیا اور پہلے اپنے چند شاگردوں کو بھیج دیا ان میں حضرت شیخ الہند، مولانا احمد حسن امروہی اور مولانا فخر الحسن گنگوہی تھے ان کو بھیجا کہ تم جا کر مناظرہ کرو۔ مگر بعد میں خود ہی خیال ہوا کہ یہ مختلف مذہب کا اکھاڑا ہے معلوم نہیں نتیجہ کیا نکلتا ہے اور مناظرہ اہم ہے اور مختلف مذہب کے لوگ جمع ہیں اس میں اچھے اچھے ماہر بھی ہوں گے۔

یہ حضرات بیشک قابل اعتماد ہیں مگر ابھی نوجوان ہیں زیادہ تجربہ نہیں تو حضرت نے بھی ارادہ کر لیا اس وقت پیدل سفر کیا کرتے تھے اس لیے پیدل ہی سفر کیا حالانکہ شاہجہاں پور بہت دور ہے۔ ان تلامذہ کو فکر تھی کہ مناظرہ اہم ہے۔ اور بیمار کا موقع ہے اور حضرت ہیں نہیں اور ہم پر اعتماد کر کے بھیج دیا ہے اللہ تعالیٰ لاج رکھ لے۔ یہ فکر تھی۔ یہ مناظرہ چاند پور میں تھا جو شاہجہاں پور سے تقریباً ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر ہے۔ بیچ میں ایک ندی پڑتی ہے اس ندی سے جب یہ حضرات پار ہوگئے تو کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اتنے میں حضرت شیخ الہند نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ استاذ محترم آ رہے ہیں۔ دریائی لنگی اور دو پلی ٹوپی میں تھے۔ سادہ لباس رہتا تھا مولانا امروہی نے فرمایا کہ وہی استاذ ہی ہیں اب ان کے دل بڑھ گئے ان کو یقین ہوگیا اور آگئے تو حضرت نے ان کو سواری پر بٹھا دیا خود پیدل چلے مگر ان حضرات سے سواری پر بیٹھا نہیں جا رہا تھا مگر مجبور تھے اب یہ حضرات سواریوں پر جا رہے ہیں اور خود حضرت پیدل چل رہے ہیں اور ان سے فرما دیا کہ کسی کو میرے آنے کی اطلاع نہ دینا اور نہ میرا نام بتلانا۔

وہاں شامیانے تانے گئے تھے اور اسٹیج بھی لگایا گیا تھا ہندو مسلمان اور عیسائی سب جمع تھے۔ ہندوؤں کے بڑے بڑے پنڈت پہنچے۔ پنڈت دیانند خود پہنچے ہوئے تھے جو بانی ہیں آریہ سماج کے ادھر عیسائیوں میں پادری اسکاٹ جو مشہور فلسفیوں میں تھا۔

غرض ہر مذہب کے اونچے طبقے کے لوگ پہنچے ہوئے تھے مگر حضرت نے اپنا نام بتانے سے روک دیا تھا اور آپ کا ادھر جانا نہیں ہوا تھا۔ اس لیے لوگ پہچانتے بھی نہیں تھے تو یہ شاگرد حضرات جا کر اسٹیج پر بیٹھے اور حضرت جوتیاں دبا کر ایک کنارے میں بیٹھ گئے اب لوگ افسوس کر رہے ہیں کہ اگر ایسے موقع پر حضرت آتے تو کام چلتا مگر کیا کیا جائے ان کی طبیعت خراب ہے۔ خیر مناظرہ شروع ہوا اور پہلی گفتگو اس میں ہوئی کہ شرائط طے کئے جائیں۔ ظاہر ہے کہ مناظرے میں ہر شخص یہی کوشش کرتا ہے کہ آخری تقریر میری ہو اس سے دلوں میں پائیدار اثر رہتا ہے۔ تو ہندو کہتے تھے آخری تقریر ہماری ہوگی۔ عیسائی کہتے تھے کہ ہماری ہوگی اور مسلمان کہتے تھے کہ آخری تقریر ہماری ہوگی۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا مگر بات طے نہ ہوئی۔

جب حضرت نانوتوی نے دیکھا کہ کام نہیں چل رہا تو جوتیاں بغل میں دبا کر کھڑے ہوگئے ان کو کوئی پہچانتا نہیں تھا اور فرمایا کہ بھائی یہ بحث ہو رہی ہے میں ایک جاہل سا آدمی ہوں مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے۔ باقی ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے ممکن ہے اس سے فیصلہ ہو جائے وہ یہ ہے کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب کروڑوں برس کا ہے وہ اربوں کھربوں کا حساب لگاتے ہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب تین ہزار برس کا ہے موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا حساب لگاتے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب پر کوئی تیرہ سو برس گزرے ہیں۔ گویا سب سے اخیر کی قوم مسلمانوں کی ہے ان کے بعد کوئی قوم نہیں تو اگر یہ ترتیب بن جائے پہلے ہندو تقریر کریں پھر یہودی، پھر عیسائی اور آخر میں مسلمان کریں تو ترتیب ٹھیک ہوگی سب نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے لوگوں کو حیرت ہوئی اور کہنے لگے

دردمندانہ اپیل

چاکیواڑہ میں ایک عدد پلاٹ ۵۰ گز برائے مدرسہ ترتیل القرآن کا سودا اسی ہزار روپیہ میں ہو چکا ہے مذکورہ رقم کی ادائیگی ۱۰ شوال تک کرنی ہے۔ یہ مدرسہ عارضی طور پر مدنی مسجد چاکیواڑہ میں چل رہا ہے۔

اہل خیر سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں خادم مدرسہ محمود احمد جوکھیو مدرسہ ترتیل القرآن پوسٹ بکس نمبر: ۱۹۴۷۳
پوسٹ کوڈ: ۷۵۶۶۰۔ لیاری پوسٹ آفس کراچی نمبر ۵۳
(نیز رابطہ کیلئے: ۳۷۵۹۸۵) عبدالحمید صبح ۸ تا شام

کریں تو مولانا محمد قاسم صاحبؒ سے بڑھ گئے یہ کون صاحب ہیں کہ اس نے بات ہی ایسی کہی کہ سب راضی ہو گئے مگر اس وقت تک نام بتانے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر لوگ بہت اصرار کرتے تو حضرت ایسے موقع پہ اپنا نام بتا دیا کرتے تھے کہ میرا "خورشید حسن" نام ہے لوگ کہتے تھے کہ یہ مولوی "خورشید حسن" کون ہیں یہ تو کوئی معروف آدمی نہیں ہیں مگر یہ تو مولانا محمد قاسم صاحبؒ سے بڑھ گئے انھوں نے تو مناظرہ کا کایا ہی پلٹ دیا۔

اس کے بعد لوگوں میں کھوج شروع ہوئی اور ایک دو پہچاننے والوں نے پہچان بھی لیا تو بات کھل گئی پھر حضرت کو اسٹیج پر بلایا گیا۔ چنانچہ آپ اسٹیج پر آگئے۔ اس کے بعد تقریریں شروع ہو گئیں۔

جب حضرت تقریر فرما رہے تھے تو لوگوں کی کیفیت تھی کہ کانّ علیٰ رؤسہم الطیر لوگ ساکت اور صامت تھے اور اس تقریر پر ہر ایک کو تعجب تھا عیسائی جب ہارنے لگتے ہیں تو وہ تقدیر کا مسئلہ چھیڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ کسی کی سمجھ میں آتا نہیں پادری "اسکارٹ" نے یہی کیا کہ اخیر میں تقدیر کا مسئلہ چھیڑ دیا کہ جب انسان نیکی اور بدی کرنے پر مجبور ہے تو سزا کیوں دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے نیکی اور بدی کا کارخانہ کھول دیا ہے خود ہی کفر اور بدی کرا رہا ہے اور یہ بھی کہیں کہ تجھے کفر کی سزا ملے گی۔ یہ کہاں کے انصاف کی بات ہے۔ اس پر حضرتؒ نے تقریر فرمائی۔ کیونکہ تقدیر کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔

اس مجمع میں معمولی قسم کے لوگ بھی ہزاروں تھے جو پڑھے لکھے دیہات کے جاہل تھے تو وہ لوگ کہتے تھے کہ یہ تقریر تو ایسی بدیہی اور کھلی ہوئی ہے کہ ایک ایک مسئلہ دل میں گھر کرتا ہے لوگ بلا وجہ اس کو کیوں چھیڑتے ہیں اس میں تو کوئی پیچیدگی ہے ہی نہیں مسئلہ کو پانی کر کے رکھ دیا اس پر پادری اسکارٹ نے کہا کہ اگر کسی شخص کی تقریر پر ایمان لایا جاتا تو آج ہم کو مسلمان ہو جانا چاہیے تھا کہ اس سے بہتر تقریر میں نے سنی اور نہ آئندہ سنوں گا کیونکہ ایسے پیچیدہ مسائل کو لوگوں کے دلوں میں پانی کی طرح بہا کر اتار دیا۔ یہ کمال ہے تقریر کا میں مسلمان ہو جاتا اگر تقریر پر مسلمان ہونے کی اجازت ہوتی یہ جب ہوتا ہے کہ آدمی کا تقویٰ و طہارت اور اس کے علم میں گہرائی ہو وہ اثر کرتی ہے قلوب میں بولنے سے پہلے وہ اثر کر جاتی ہے اور لوگ سماع قبول سے سنتے بھی ہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں وہی شفقت اور پیار و محبت کا انداز ہونا چاہیے تاکہ لوگ مان لیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو رسوا اور ذلیل کر دیا۔

حضرات

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے ایمان افروز واقعات

تحریر: جناب ابو [illegible] لاہور

دعا کی برکت

قبیلہ بنی بکر نے ایک اور قبیلہ کے ساتھ مل کر قبیلہ عبد القیس اور بحرین کے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا دور خلافت تھا۔ آپ نے علاء حضرمی کی سربراہی میں ایک لشکر روانہ کیا راستہ میں ایک مقام پر پانی نہ ملا جس کی بنا پر لشکر کی حالت دگرگوں ہو گئی۔

حضرت علاء حضرمی نے دل سے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تو دعا قبول ہوئی اور اس کی صورت یہ بنی کہ ایک گھوڑے نے حسب عادت زمین پہ پاؤں مارا تو وہیں سے پانی کا چشمہ نکل پڑا۔ تمام لشکر اس سے سیراب ہوا اور اسی بنیاد پر اس چشمہ کا نام مار الفرس مشہور ہوا۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث
لا یحتسب

دریا میں کود پڑے

حضرت علاء حضرمی دارین کی طرف کے لئے جب آگے بڑھے تو کہا کہ راستے میں ایک بڑا دریا حائل ہے یہاں پار ہونے کے لئے جہازوں کی ضرورت تھی مسلمانوں کے پاس جہاز نہیں تھے۔ ان ظاہری اسباب کے فقدان پر اسباب پرست انسان "قوی یقیناً" دل شکستہ ہو کر ہمت ہار سکتا تھا مگر ایک سچا اور حق پرست مومن ایسے مواقع پہ وہ کرتا ہے جو حضرت علاء حضرمی نے کیا انہوں نے حکم دیا کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے لشکر دریا میں اتر جائے چنانچہ پورے ساز و سامان کے ساتھ لشکر دریا میں اتر گیا۔ دل یقین سے لبریز اور زبانیں ذکر خدا سے تر تھیں بفضل خدا پوری سلامتی کے ساتھ دریا کو پار کر لیا گیا۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

نعرۂ تکبیر

یرموک کی لڑائی میں شکست پانے کے بعد شاہ روم اپنے دار السلطنت سے بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے حمص کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ کفار قلعہ بند ہو گئے اور خیال یہ کیا کہ محاصرہ کے طول سے گھبرا کر یہ خود بھاگ جائیں گے۔

علاوہ ازیں یہاں کی شدید سردی تھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ اس لئے محاصرہ سے ہمیں کوئی اندیشہ نہ ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں نے پوری ہمت اور استقامت کے ساتھ محاصرہ کئے رکھا پورا موسم سرما گزر گیا۔ مسلمانوں کو سردی کی شدت نے کوئی ادنیٰ تکلیف بھی نہیں پہنچائی کافی روز گزرنے کے بعد ایک روز مسلمانوں نے باہم مشورہ کر کے قلعہ کی فتح کی یہ تجویز سوچی کہ پوری طاقت سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ پہلی ہی تکبیر بلند ہوئی، قلعہ کی دیواریں ہل گئیں۔ دوسری تکبیر میں قلعہ میں زلزلہ آ گیا۔ کافروں نے دیکھا تو گھبرا گئے۔ باہر نکلے اور بالآخر مسلمانوں سے صلح کی بات چیت کر لی۔

ان الباطل کان زھوقا۔

صدیق اکبرؓ کی شان

غار ثور میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت رفاقت آپؓ کو نصیب تھی اور آپ کے پاؤں کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً لعاب مبارک لگایا جس سے فوراً آپکو آرام ہوگیا۔ یہ واقعہ اگرچہ معجزات نبوی کی فہرست کا ہے لیکن اس کا مصداق بہرحال حضرت صدیق اکبرؓ کی ذات گرامی ہے اس لئے کہ اس واقعہ پر اگر زندگیاں قربان کر دی جائیں تو حق ادا نہ ہوگا۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف
علیہم ولا ھم یحزنون۔

یا ساریۃ الجبل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک روز خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ اچانک خلاف معمول دو تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

"یا ساریۃ الجبل"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے دریافت کیا کہ دوران خطبہ یہ بے ربط جملہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی! فاروق اعظم نے جواب دیا۔

عراق میں نہاوند کے مقام پر حضرت ساریہ کی سرکردگی میں جو سپاہ اسلامی معروف جنگ تھی میں نے دیکھا کہ اس کے سامنے سے بھی لشکر کفار آ رہا ہے اور پہاڑ کے پیچھے سے بھی آنے والے لشکر کی حضرت ساریہؓ اور آپ کے ساتھیوں کو مطلق خبر نہیں ہے۔ یہ میں نے دیکھا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا "یا ساریۃ الجبل" کچھ دنوں بعد عراق سے جب حضرت ساریہؓ کا قاصد آیا تو اس نے تصدیق کی کہ ہم لوگوں نے دوران جنگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور سنبھل گئے اور پہاڑ پر چڑھ کر دشمن کی مدافعت کی تا آنکہ اللہ تعالٰی نے کامیابی عطا فرمائی۔

قوت ایماں میں پنہاں راز تسخیر جہاں
یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھے ہیں ارباب نظر

آگ بے اثر

مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ایک صحابی حضرت عبداللہ بن ثوبؓ سے ایک موقعہ پر کہا کہ میری نبوت کا اقرار کرو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق جانتے ہو۔ انہوں نے کہا بے شک اس پر وہ اس قدر برافروختہ ہوا کہ ایک عظیم الشان آگ روشن کرا کے حضرت عبداللہؓ کو اس میں ڈلوا دیا مگر خدائے واحد کی قدرت پر یقین کی پوری قوت سے ایمان رکھنے والے مومن نے اس ابتلا میں سرمو جنبش نہیں کی اور رحمت حق اپنے پرستار کی طرف متوجہ ہوئی اور وہ بھڑکائی ہوئی آگ ایمانی قوت کی تاب نہ لا کر بے اثر ہو کر رہ گئی۔

حضرت عبداللہ رضؓ صحیح سلامت جب مدینہ منورہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اسود عنسی کذاب نے آگ میں جلانا چاہا مگر آگ نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ اس کے بعد جناب امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ان سے بڑی عقیدت کے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمانے لگے الحمدللہ اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی شبیہ اس امت میں مجھے دکھا دی۔

حضرت علیؓ کا خواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک عورت چھوہاروں کا طبق لئے مسجد میں آئی اور اس نے اس کو حضورؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے اس سے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے اپنے دست مبارک سے میرے منہ میں رکھ دیئے۔ ان کی لذت سے محظوظ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں وضو کر کے فجر کی نماز کے لئے مسجد میں چلا گیا۔ حسب معمول حضرت عمرؓ نے نماز فجر پڑھائی اور نماز کے بعد آپ محراب مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ ابھی میں اپنا خواب بیان کرنے ہی والا تھا کہ ایک عورت چھوہاروں کا ایک طبق لئے ہوئے مسجد میں آئی اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ نے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے منہ میں رکھ دیئے جو لذت میں رات ہی کے چھوہاروں کی طرح تھے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں چاہتا تھا کہ ایک دو چھوہارے اور حضرت عمرؓ مجھے عنایت فرمائے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر رات تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے زائد دیئے ہوتے تو میں بھی دے دیتا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

"مومن فراست ایمانی سے دیکھ لیتا ہے"

اس کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ نے رات کا دیکھا ہوا خواب بیان کیا۔

اس پہ اسرار مکاں ولا مکاں ہیں آشکار
مرد مومن کی بصیرت سے نہاں کچھ بھی نہیں

عدل فاروقی

ایک روز دور فاروقی میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا حضرت عمرؓ نے کوڑا زمین پر مار کر فرمایا "ساکن ہو جا۔ کیا میں نے تجھ پر انصاف نہیں کیا؟ اس کے بعد زلزلہ کا اثر زائل ہوگیا۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آگ اور چادر

ایک پہاڑ کی کھوہ سے آگ نکلا کرتی تھی اور جہاں تک پہنچتی تھی سب کو خاکستر کر دیتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ یا حضرت تمیم داریؓ کو آگ کے فرو کرنے کے لئے بھیجا۔ یہ وہاں پہنچے اور اپنی چادر سے آگ کو ہنکانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ آگ پہاڑ کی کھوہ میں واپس ہوگئی اور پھر نمودار نہیں ہوئی۔

بقیہ : تابندہ نقوش

روتے ہوئے بیان کیا کہ دو مسلمان فوجیوں نے اس کے بچے کو پکڑ لیا ہے۔ سلطان یہ سن کر رو پڑا اور بچے کی تلاش میں فوراً آدمی روانہ کئے۔ ان آدمیوں نے بچہ لا کر ماں کے حوالے کیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے اس کو تحفے تحائف کے ساتھ فوج کی نگرانی میں بحفاظت صلیبی [illegible]

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

صلیبی جنگجوؤں کیساتھ صلاح الدین ایوبی کا حسن سلوک اور شاندار برتاؤ

از: ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی
الہ آبادی

آپ گزشتہ صفحات میں عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہؓ میں حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا شاندار اور لائق فخر واقعہ بیان کر چکے ہیں کہ کس طرح وہ تاتاری سردار سے مسلمان قیدیوں کی رہائی کے ساتھ ساتھ عیسائی قیدیوں کی رہائی پر مصر رہے اور اس وقت تک واپس نہیں ہوئے جب تک مسلمان قیدیوں کے ساتھ عیسائی گرفتار شدگان کو رہا نہ کرا لیا کیونکہ وہ اسی شہر کے باشندے اور ان کے زیر نگرانی زندگی بسر کر رہے تھے۔ دنیا کی کسی بھی قوم کی جنگی تاریخ اس جیسے غیر معمولی ایفائے عہد کا ایک واقعہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

آپ صلیبی جنگوں کے خون آشام، لرزہ خیز اور دردناک واقعات سنے ہوں گے چھٹی اور ساتویں صدی ہجری مسلمانوں کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

پورا یورپ اپنے بادشاہوں، پادریوں اور مذہبی پیشواؤں کی سرکردگی میں زبردست لشکر جرار کے ساتھ قبر مسیحؑ کے تحفظ کے نام پر عالم اسلام پر حملہ آور ہوا اور اس نے رحم و کرم انسانی اخلاق و مروت کو بالائے طاق رکھ کر ایسے شرمناک اور اخلاق سوز کردار کا مظاہرہ کیا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ صلیب کے نام پر ظلم جور اور سنگدلی و شقاوت کی ایک ایسی داستان ہے کہ جس کی توجیہ خود یورپ اور عیسائی دنیا کے انصاف پسند مورخین بھی نہ کر سکے۔

آئیے! اس مختصر سے وقفہ میں ایک سرسری نظر ڈالتے چلیں اور دیکھیں کہ مسلمان سربراہوں اور باشندوں کا کیا موقف تھا اور نوشتہ تاریخ میں کیسے کیسے خوشنما اور دلآویز نقوش ثبت کئے ہیں۔

عیسائی دنیا ہاتھوں میں صلیب لئے ہوئے دوبارہ حملہ آور ہوئی اور شام کے مشہور شہر معرۃ النعمان کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان باشندے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہوئے عیسائی سربراہوں سے انہوں نے جان و مال اور آبرو کا پختہ وعدہ حاصل کر کے شہر کے دروازے کھول دئیے مگر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ان وعدہ صفت صلیبیوں نے قتل و غارت گری اور بدعہدی کا بدترین مظاہرہ کیا۔ مغربی مورخین کا اندازہ ہے کہ اس واقعہ میں قتل کیے جانیوالے مردوں، عورتوں اور بچوں کی تعداد ایک لاکھ سے کم نہ تھی۔ اس ہولناک حادثہ کے بعد صلیبی لشکر نے بیت المقدس کا رخ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ چند روز کے بعد قدس کے باشندوں کو محسوس ہوا کہ انہیں شکست سے دوچار ہونا پڑے گا، چنانچہ انہوں نے صلیبی سپہ سالار سے جان و مال کی امان طلب کی تو اس نے اپنا جھنڈا دیا کہ وہ مسجد اقصیٰ کے بالائی حصہ پر نصب کر دیں اور بے خوف ہو کر دروازہ کھول دیں۔ صلیبی لشکر نے شہر میں داخل ہوتے ہی اپنے مجرمانہ کرتوت شروع کر دیئے۔ شہری باشندوں نے مسجد اقصیٰ میں پناہ لی مگر وہاں بھی وہ نہ بچ سکے اور ایک ایک کر کے سب ذبح کر دیئے گئے۔ مسجد خون سے لبریز ہو گئی، شہر کی گلیاں اور سڑکیں انسانی خون کھوپڑیوں اور کٹے ہوئے اعضاء سے پٹ گئیں۔ مورخوں کا بیان ہے کہ صرف مسجد اقصیٰ کے اندر قتل کئے جانے والوں کی تعداد ۷۰ ہزار تھی۔ ان شہید ہونے والوں میں بہت سے امام، علماء، اولیاء اور بزرگوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ مغربی مورخین نے اس کو تسلیم کیا ہے بلکہ بہت سوں نے اس واقعہ کا فخر کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کا کردار بھی ملاحظہ کیجئے اس المناک حادثہ کے نوے برس کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا۔ شہر کے اندر ایک لاکھ یورپی عیسائی مقیم تھے۔ ان کو جان و مال کی امان دی اور باحیثیت افراد سے بہت ہی معمولی رقم لے کر ۴۰ دن کے اندر شہر سے چلے جانے کا موقع دیا۔

سلطان صلاح الدین کے بھائی ملک عادل نے دو ہزار عیسائیوں کا اپنی جیب سے فدیہ ادا کیا اور عورتوں کے ساتھ اتنا باعزت اور شاندار برتاؤ کیا کہ آج اس ترقی یافتہ دنیا کا کوئی سربراہ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ آخر میں یورپ کا بڑا پادری شہر سے جانے لگا تو اس کے ہمراہ گرجا گھروں، مسجد اقصیٰ، گنبد صخرہ اور قیامہ چرچ کی اتنی بڑی دولت تھی جس کا علم صرف خدائے عزوجل ہی کو تھا۔ صلاح الدین کے کچھ ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ اتنی بڑی دولت لے جانے کی اجازت نہ دی جائے، سلطان نے جواب دیا کہ ”میں عہد شکنی نہیں کروں گا“ اور اس بڑے پادری سے بھی فدیہ کی وہی رقم وصول کی جو ایک عام آدمی سے لی تھی۔ آئیے سلطان صلاح الدین ایوبی کا ایک اور بے مثال کردار ملاحظہ کیجئے۔

صلیبی لشکر کے ہمراہ مغربی عوام کی بھی ایک بڑی تعداد اپنے عقیدہ کے مطابق مسیحؑ کی زیارت اور بیت المقدس میں قیام کے شوق میں آئی تھی۔ مسلمانوں نے جب بیت المقدس فتح کر لیا اور صلیبی فوج اور عوام بیت المقدس سے باہر نکلے تو حیران و پریشان تھے کہ کہاں اور کس راستے سے جائیں۔ خوف و ڈر سے ان کے دل کانپ رہے تھے سلطان نے ان کا یہ حال دیکھ کر ان کو مسلمان فوج کی نگرانی میں صلیبی ٹھکانوں صور و صیدا تک بڑی عزت و امان کے ساتھ روانہ کیا حالانکہ وہ جنگ کے ساتھ حالات جنگ میں تھا۔ عورتوں کی ایک بڑی تعداد جو فدیہ ادا کر چکی تھی سلطان صلاح الدین کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہم ان عیسائی قیدیوں اور قتل کئے جانے والے فوجیوں کی یا تو بیویاں ہیں یا مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں اور ہمارا ان کے سوا نہ کوئی سرپرست ہے نہ کوئی خبر گیر۔ سلطان انہیں روتا ہوا دیکھ کر خود بھی رو دیا اور حکم دیا کہ

ان کے آدمیوں کو تلاش کیا جائے، جو مل گئے ان کو ان کے حوالے کر کے رہا کر دیا اور جن کے سرپرست مارے گئے تھے انھیں بہت سارا مال دے کر ان سب کو صلیبی پناہ گاہوں اور شہروں صور و عکا پہنچا دیا۔ یہ عورتیں جہاں جاتیں سلطان صلاح الدین کی عظمت اور حسن اخلاق کے گن گاتیں آیئے! اس صورتحال کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ کیجئے صلیبی جنگ جو بیت المقدس اور فلسطین کے دوسرے شہروں میں پسپا ہو کر انطاکیہ چلے گئے۔ کچھ ہی مدت کے بعد غریب مغربی عیسائیوں کی ایک تعداد انطاکیہ پہنچی اور اس کے عیسائی گورنر سے پناہ کی طلب گار ہوئی اس نے انتہائی بے رحمی اور سختی کے ساتھ دھتکار دیا اور کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا یہ سب کسی عیسائی ریاست کے پاس گئے مگر کسی نے ان کی مدد نہ کی۔ در بدر کی ٹھوکر کھاتے رہے۔ آخر میں مسلمانوں نے انھیں پناہ دی کچھ مغربی عیسائی طرابلس کے لاطینی حکمران سے پناہ کے طالب ہوئے اس نے بھی انھیں صاف جواب دے دیا۔ کچھ درباریوں اور حاشیہ نشینوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ان لوگوں نے انھیں شہر سے باہر نکال دیا اور ان کے وہ مال و متاع جو انھیں مسلمانوں نے دیئے تھے چھین لئے اور انھیں نان جویں کا محتاج بنا دیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے محیّر العقول کارناموں اور اعلیٰ کردار کو دیکھ کر مغربی مورخین انگشت بدنداں ہیں کہ دنیا کی پوری عیسائی آبادی اس کے خلاف اعلان جنگ اسلامی سلطنت کو تباہ و برباد کر دینے کا عزم کر رکھا تھا اور وہ اتنے ناقابل یقین برتاؤ کی کار[illegible] کہ خود مغربی مورخین کی زبانی مسلمان حکمران اور صالح بادشاہ صلاح الدین ایوبی کی اعلیٰ ظرفی اور دشمن نوازی کا یہ نمونہ بھی ملاحظہ فرمایئے صلیبی فوجوں کا سپہ سالار اعظم اور تاجدار علیٰ انگلینڈ کا بادشاہ شیر دل رچرڈ بیمار پڑا۔ سلطان کو اس کی بیماری کی خبر ملی۔ اپنے خاص معالج کو اس کے علاج کے لئے بھیجا اور اس کے ہمراہ دواؤں کے علاوہ میوے اور پھل بھی بھیجے کیونکہ رچرڈ کو وہاں آسانی سے پھل و میوے میسر نہ آسکتے تھے یورپی مورخین ہی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مغربی عورت روتی پیٹتی سلطان اسلام کے خیمے کے سامنے آکھڑی ہوئی، سلطان نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ اس نے بلبلاتے اور

صفحہ ۴۰ پر

لسانی وتہذیبی جاہلیت کا المیہ
اور اس سے سبق

حضرت مولانا
سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی
ایک پرانی تقریر

انسان کی تعریف یہ نہیں کہ وہ غلطی نہیں کرتا، غلطی کرنا تو اس کی سرشت و خمیر میں داخل ہے اور آدم کی میراث ہے تعریف یہ ہے کہ وہ غلطی کا اعتراف کرتا ہے، اس پر نادم ہوتا ہے اس کی تلافی کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور بعض اوقات اپنی ایک لغزش اور غلطی پر اس کو ایسی ندامت ہوتی ہے کہ اس سے وہ میدان ترقی میں ہزاروں لاکھوں میل کی مسافت آن کی آن میں طے کر لیتا ہے اور اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں غلطی اور توبہ کے بغیر وہ برسوں میں بھی نہیں پہنچ سکتا تھا اور اس کی اس ترقی اور پرواز پر معصوم فطرت فرشتوں کو بھی رشک آنے لگتا ہے نسل انسانی کے مورث اعلیٰ حضرت آدمؑ سے بھی اجتہادی غلطی ہوئی لیکن انہوں نے اس غلطی پر اصرار نہیں کیا بلکہ ان لفظوں میں اس کا اعتراف اور اس پر ندامت کا اظہار کیا کہ رحمت الٰہی کے دریا میں ایک تلاطم بپا ہو گیا اور ان کو محبوبیت کا وہ مقام حاصل ہو گیا جو اس لغزش سے پہلے حاصل نہ تھا۔ انہوں نے کہا۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفر لنا وترحمنا لنکونن
من الخاسرین۔ (سورہ الاعراف ۲۳)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

ان کو اس توبہ اور ندامت سے جو ترقی حاصل ہوئی اس کا قرآن مجید نے خود اعلان فرمایا ہے۔

وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ۝ ثم
اجتباہ ربہ فتاب علیہ و
ھدیٰ۝ (سورہ طٰہٰ ۱۲۱-۱۲۲)

ترجمہ: اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو وہ بے راہ ہو گئے پھر ان کے پروردگار نے ان کو نوازا اور ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتلائی۔

لیکن شیطان کا معاملہ اس کے برعکس تھا۔ اس نے اپنی غلطی اور نافرمانی پر اصرار کیا اور اپنے عمل کی صحت اور جواز کے لئے دلائل دیئے۔

قال انا خیر منہ خلقتنی من
نار وخلقتہ من طین۝
(سورۃ الاعراف ۱۲)

ترجمہ: اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔

بہت سی انسانی کامیابیوں کا سہرا غلطیوں کے سر ہے

انسانی ترقیات اور تہذیب و تمدن کی وسعت اور ارتقاء میں غلطیوں کا حصہ صحیح اقدامات اور راست روی سے شاید کم نہیں بلکہ انسانی فتوحات اور کامیابیوں کا سہرا عظیم غلطیوں کے سر ہے۔ اس طرح انسانی تاریخ جس طرح انسانوں کے صحیح فیصلوں اور صحیح عمل کی مرہون منت ہے

اسی طرح غلطیوں، لغزشوں اور نادانیوں کی کمی اور اس دعویٰ کے لئے آپ کو تاریخ میں بہت سی مثالیں ملیں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جزیرہ نمائے سینا میں صحیح سلامت پہنچنا اور فرعون کے لشکر کا بحر احمر میں غرق ہونا، حضرت موسیٰ کے راستے کے اندھیرے میں بھول جانے کا نتیجہ تھا۔ نئی دنیا امریکہ کی دریافت کولمبس کی غلطی اور غلط فہمی کا نتیجہ تھا جو ہندوستان کی تلاش میں نکلا تھا۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

غلطیوں کا احساس نہ کرنا صحیح الفطرت انسان کا شیوہ نہیں

اپنی غلطیوں کا احساس نہ کرنا اور اپنے تجربوں اور ناکامیوں سے فائدہ نہ اٹھانا، غلطیوں اور ناکامیوں کے اسباب و علل کی تلاش نہ کرنا۔ ایک ہی غلطی بار بار کرنا اور ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جانا ایک صحیح الفطرت اور صحیح الحواس انسان کا شیوہ نہیں ہے اور مومن کو تو یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست ایمانی عطا فرمائی ہے اور عقل و تجربے سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ دعوت دی ہے۔ قرآن شریف نے گروہ منافقین کی یہ کمزوری اور عیب بیان کیا ہے کہ وہ واقعات اور تجربات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھاتے اور سال میں کئی کئی بار آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اولا یرون انھم یفتنون فی
کل عام مرۃ او مرتین ثم
لا یتوبون ولا ھم یذکرون۔
(سورۃ التوبہ ۱۲۶)

ترجمہ: کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں مگر اس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ کوئی سبق لیتے ہیں۔

مومن کی اسی صلاحیت پر اعتماد کرتے ہوئے ایک صحیح حدیث میں یہ مضمون آیا ہے۔

لا یلدغ المومن من جحر مرتین "

مومن ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا

لسانی و تہذیبی جاہلیت

ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک قدیم اسلامی ملک اور مسلمانوں کے خالص اکثریت والے علاقے میں جو علماء اور مشائخ اور مدارس و خانقاہوں کی سرزمین تھی جس کے چپہ چپہ پر مسجدیں اور خانہ خدا تھے جس کے لئے صدیوں اولیاء کرام نے آب دیدہ اور خون جگر بہایا، اور جس کی زمین ان کے آنسوؤں سے نم اور جس کی فضا ان کے نالہ ہائے نیم شبی سے گرم تھی، زبان و تہذیب کے جنون کی ایک تیز و تند لہر اٹھی اور دیکھتے دیکھتے صدیوں کی محنتوں پر پانی پھر گیا، مسلمان نے بے تکلف مسلمان کا گلا کاٹا، بے گناہ انسان اس طرح مارے گئے جیسے سانپ اور بچھو مارے جاتے ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کھایا جاتا۔ جن لوگوں نے اس ملک میں پناہ لی تھی۔ ان کے لئے اب اس ملک میں کہیں پناہ نہ تھی، نہ کسی دل میں ان کے لئے رحم کا جذبہ تھا، جیسے کسی جنگل میں درندوں، پرندوں کا اور کسی تالاب و دریا میں مچھلیوں کا کھیلا جاتا ہے۔ نہ شریف عورتوں کی عصمت محفوظ رہی، نہ بوڑھوں کے بڑھاپے پر ترس کھایا گیا، نہ معصوم بچوں کی چیخ و پکار پر کان دھرے گئے، بھوک پیاس کا عذاب تک دیا اور شقاوت کی کوئی قسم ایسی نہ تھی جو اپنے بھائیوں کے لئے روا نہ رکھی گئی ہو۔ زبان کی "وثنیت" (بت پرستی)، عقیدہ توحید پر، قوم پرستی اور نسل پرستی اسلامی وحدت پر، اور حمیت جاہلیت اور عصبیت اخوت اسلامی پر اس طرح غالب آ کر رہی کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی خطۂ زمین پر ابھی تک اس طرح غالب نہیں آئی تھی اور اسلام اور مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں کبھی اس طرح ذلیل نہیں ہوئے، جس طرح اس زمانہ میں۔

تہذیب کے آذر نے ترشوائے صنم اور

مختلف زبانیں، تہذیبیں، تمدن اور طرز معیشت دنیا میں اس وقت سے ہیں جب سے انسان ہے۔ انسانیت نے ہمیشہ ان کے سایہ میں آرام اٹھایا، انکی وجہ سے زندگی کا لطف بڑھا اور اس کے اندر وسعت اور سرمایہ میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنا یہ احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر
و انثیٰ وجعلنکم شعوبا و قبائل
لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ط ان اللہ علیم خبیر ط
(سورہ حجرات ۱)

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بے شک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔

دوسری جگہ ہے۔

و من ایاتہ خلق السمٰوٰت والارض
واختلاف السنتکم والوانکم ط
ان فی ذالک لاٰیات للعالمین ط
(سورہ روم ۲۲)

اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا، اہل دانش کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

لیکن بنی نوع انسان کی طویل تاریخ میں جو اس قسم کے سنگین واقعات افسوس اور شرمناک خیز ڈراموں سے بھری ہوئی ہے ہم کسی ایسی جنگ سے واقف نہیں جو صرف زبان اور کلچر کے لئے لڑی گئی ہو، عرب اپنے قوت بیان اور لسانی تعصب میں مشہور تھے یہاں تک کہ وہ اپنے سوا تمام لوگوں کو عجمی (گونگا) کہتے تھے لیکن تاریخ نے کوئی ایک واقعہ ایسا ریکارڈ نہیں کیا جس میں عرب عجم سے کبھی اپنی زبان کی بنیاد پر لڑے ہوں۔ اسلام نے تو اس تعصب کو حرام و ناجائز کہا تھا۔ اس کا نام "حمیۃ جاھلیۃ" رکھا تھا، اور اس پر سخت نفرین کی تھی اس کو جاہلیت کی قابل نفرت یادگار، کفر و بت پرستی کا رمز اور اللہ و رسول کے خلاف جنگ کے مترادف اور اس کے جھنڈے کے نیچے مرنے کو حرام موت یا جاہلی اور غیر اسلامی موت قرار دیا تھا لیکن جاہلیت کی تاریخ میں بھی زبان کے مسئلہ پر ہمیں کسی ایسے معرکہ کا ذکر نہیں ملتا۔

باقی آئندہ

مرزائی تعلیماتِ اسلامیہ کے دشمن اور غدار ہیں

از مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبلغ عالمی مجلس
لاہور

پہلی غداری کلمہ طیبہ میں تحریف

مسلمانوں کا کلمہ طیبہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرزائیوں نے اس کلمہ میں خصوصی تحریف تو کی ہی ہے لیکن لفظی تحریف کر کے تو اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہی کر لیا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے افریقی ممالک کا دورہ کیا جس کی تصویری جھلکیاں ربوہ سے شائع ہوئیں۔ ان میں مرزائیوں کی نائجیریا کی عبادت گاہ "احمدیہ سینٹرل ماسک نائجیریا" پر لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

دوسری غداری درود شریف میں تحریف

مسلمانوں کا درود شریف: اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ لیکن قادیانیوں نے اس میں لفظی تحریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و احمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علی محمد و احمد و علی آل محمد و احمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

(رسالہ درود شریف صفحہ ۳۴ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)

تیسری غداری حیات عیسیٰ علیہ السلام سے انکار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وجود عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قیامت کے قریب واپس تشریف لائیں گے ۴۵ سال تک زندہ رہیں گے۔ حج و عمرہ بھی کریں گے۔ شادی کریں گے۔ اولاد پیدا ہوگی۔ مدینہ طیبہ تشریف لے جائیں گے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھیں گے۔ آپ ان کے درود و سلام کا جواب بھی دیں گے۔ مدینہ طیبہ میں وفات کے بعد روضہ اطہر نبوی میں تدفین ہوگی۔ یہ مسئلہ بھی امت مسلمہ میں چودہ صدیوں سے متفق علیہ چلا آ رہا ہے۔ نیز یہ عقیدہ قرآن و سنت اور اجماع امت جیسے مضبوط دلائل سے ثابت ہے۔ اس عقیدہ کا انکار قرآن و سنت اور اجماع امت سے انکار کے مترادف ہے جو کفر ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے اس عقیدہ سے انحراف کر کے امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ سے انحراف اور غداری کی ہے اور صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے نقط گالیاں بکیں۔ حوالاجات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ ۲۰)

۲۔ عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶)

۳۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان سے بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا

(دافع البلاء صفحہ ۱۳)

۴۔ یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن ہے۔ (حاشیہ ست بچن صفحہ ۱۷۲)

۵۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ حاشیہ)

۶۔ فمن سوء الادب ان یقال ان عیسٰی علیہ السلام ما مات ان ھو الا شرک عظیم یاکل الحسنات۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

ترجمہ: یہ کہنا بہت بڑی بے ادبی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک نہیں مرے۔ اور یہ ایک بہت بڑا شرک ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو شرک عظیم قرار دینا امت مسلمہ سے غداری ہے۔

چوتھی غداری مسئلہ جہاد کی تنسیخ

تقریباً ایک چوتھائی قرآن تعلیم جہاد پر مشتمل ہے جب انگریز سامراج نے ممالک اسلامیہ کو یکے بعد دیگرے تباہ و برباد کرنا شروع کیا۔ پچاس کھرب ڈالر سے زیادہ دولت مسلمانوں سے لوٹ لی۔ پچاس سے زائد اسلامی مملکتوں کے فرمانرواؤں کو بے تاج کر دیا۔ لاکھوں عصمتوں کا دامن چاک کیا۔ کروڑوں انسانوں کو شراب و عیاشی کا خوگر بنایا۔ ایران و عراق کو لوٹا۔ سات لاکھ عربوں کو سرزمین فلسطین سے بے دخل کیا۔ برصغیر پاک و ہند کے ایک ہزار سالہ فرمانروا مغلیہ خاندان کے فرمانروا کو تخت دہلی سے دھکیل باہر کیا تو مسلمان عوام اور علماء کرام نے ۱۸۵۷ء میں انگریز سامراج کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ تھانہ بھون شاملی، دہلی اور لکھنؤ میں انگریزوں کے ساتھ نہایت جانبازی اور جاں نثاری سے مقابلہ کیا گیا۔ انگریز اپنے روایتی دجل و فریب سے کامیاب ہوا اور لاکھوں مسلمانوں کو تختہ دار پر لٹکایا۔

بایں ہمہ مسلمانان ہند نے انگریز کی حکومت کو تہہ دل سے تسلیم نہ کیا تو انگریز نے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور سکیم کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کو تدریجاً مامور ہونے کا دعویٰ کرا کر بالآخر نبوت کا دعویٰ کرایا۔ کیونکہ نبوت ہی ایک ایسا

منصب ہے جو منشا الٰہی کو منسوخ کر سکتی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام نے جہاد کے منسوخ کرنیکا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ مجاہدین تحریک آزادی کو کن الفاظ سے یاد کیا۔ خود اس کی زبانی سنئے۔

۱۔ ہر ایک سعادت مند کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کو فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہیں جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو اللہ کے بھی ناشکرے ہوں گے۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں۔ وہ آرام ہمیں کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۵۹

۲۔ اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کروں۔ تبلیغ رسالت صفحہ ۲۶ حصہ دوم

۳۔ ہمارے امام نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو ۲۲ برس ہیں اس تعلیم میں گزارا ہے کہ جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے۔ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء جلد ۱ شمارہ ۲

۴۔ اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ و جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱)

پانچویں غداری امت مسلمہ پر فتویٰ تکفیر

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک دنیا میں بسنے والے تقریباً ایک ارب مسلمان، کافر، پکے کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی، کنجریوں کی اولاد، ولد الحرام (العیاذ باللہ) ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق مسلمان ایک رسول کے منکر ہیں اور رسول و نبی کا انکار کفر ہے۔

حوالہ جات

۱۔ جو میرے ساتھ ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

۲۔ ہر وہ شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی جو آدمی مذکورہ بالا تمام رسولوں کو ماننے کے باوجود غلام احمد کو نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کلمۃ الفصل صفحہ مولفہ بشیر احمد ایم اے)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے غلام احمد سے کہا جو آدمی مجھ سے محبت کرتا اور میری اطاعت کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تیرے ساتھ ایمان لائے اور تیری اطاعت کرے۔ ورنہ وہ میرا محب نہیں ہوگا بلکہ دشمن ہوگا۔ ... اور ہم نے ایسے کفار کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے جو اس کے لئے قید خانہ ہوگی۔ (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳)

اخبارِ ختمِ نبوت

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسم با مسمّٰی تھے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت سرگودھا کے اراکین کا ایک تعزیتی اجلاس حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی دینی اور سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا سورۃ یٰسین کا ختم کر کے مولانا کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے مولانا کی ختم نبوت کے محاذ پر خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا اسم با مسمّٰی تھے آپ کی بے لوث دینی خدمات کو ایک مدت مدید تک یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع جگہ نصیب فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اجلاس میں وسیم شیخ، جہانگیر سرور جمیل، بلوچ، منظر احمد، محمد یوسف، مولانا محمد اقبال، حافظ محمد شریف، اماں اللہ عرفان، مجید انصر اور کئی دیگر اراکین نے شرکت کی۔

جھنگ کی انتظامیہ کو فوراً تبدیل کیا جائے

دفتر ختم نبوت جامع مسجد حافظ سلطان والی جھنگ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نیکیوں کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام ختم نبوت کا کام کرنے والوں کو اللہ پاک سرخرو فرمائے اور جھنگ کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا گیا اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ جھنگ کی انتظامیہ نااہل ہے خاص کر ڈپٹی کمشنر جھنگ جس نے قادیانیوں کے تمام جلسوں کی اجازت دی جو کہ کئی سال سے بند تھے حتیٰ کہ دسمبر میں جو قادیانیوں کا بڑا سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا اس کی بھی اس طاہر اطہر ڈپٹی کمشنر جھنگ نے اجازت دی کہ قادیانی وہ جلسہ کر لیں سابقہ عید الفطر کے موقع پر کھلے عام عید کی نماز پڑھنے کیلئے قادیانیوں کا ساتھ دیا الحمد للہ ختم نبوت جماعت کی محنت سے نہ کوئی قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی اور نہ عید کی نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی اور موجودہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کو قصر ایف مرزا طاہر احمد لندن میں بیٹھ کر کر رہا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کے قادیانیوں سے خاص تعلقات ہیں ان حالات میں جھنگ میں امن نہیں جب تک جھنگ کی انتظامیہ کو نااہل قرار دیکر ان عہدوں سے سبکدوش نہ کر دیا جائے اجلاس میں مولانا ایثار القاسمی شہید کی تفتیش پر اظہار تشویش کیا گیا کیونکہ مولانا کے مقدمہ کی تفتیش ایک قادیانی ڈی ایس پی کر رہا ہے جس کا نام حمید اللہ قریشی ہے اور مطالبہ کیا گیا کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ مولانا کی تفتیش صحیح نہیں کر سکتا اس کو فوراً تبدیل کیا جائے اجلاس میں شرکا اجلاس میں سے جھنگ کے علماء اور معززین شہر تھے۔ خاص کر ملک سلطان کرایہ والے مولانا سید صادق حسین شاہ مولانا ظہور احمد سالک، مولانا رشید احمد مدنی مولانا حبیب الرحمٰن وغیرہ نے شرکت کی۔

بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء اور اس پر موثر عمل درآمد کرانے کے لئے چاروں صوبائی حکومتوں کو احکامات جاری کئے جائیں اور وفاقی وزارت مذہبی امور اور وزارت داخلہ کی نااہلی کا بھی فوری نوٹس لیا جائے انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے مطابق قانون سازی کر کے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں، مرزائیوں کی اسلام دشمن کارروائیوں کی روک تھام کے لئے ایک آرڈیننس نمبر ۲۰ امتناع و تعزیر جاری کیا تھا اور قادیانیوں کو خود کو مسلمان ظاہر کرنے نیز بہ دفعہ ۲۹۸۔سی تعزیرات پاکستان اور اسلامی شعائر اذان استعمال کرنے کو زیر دفعہ ۲۹۸۔بی جرم قرار دیدیا گیا تھا جس کی سزا تین سال قید یا مشقت و جرمانہ مقرر ہے مقام افسوس ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جاری ہونے والے آرڈیننس پر صوبوں سے مکمل عمل درآمد نہیں کرایا جا رہا ہے جس کی ربوہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں قادیانی غیر مسلموں کی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں جبکہ صوبہ پنجاب کی موجودہ حکومت ربوہ میں آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں کر رہی ہے جس کی تحقیقات کرائی جائے۔

کنور ادریس قادیانی کی تعیناتی کا فیصلہ منسوخ

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر احمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی کنور ادریس کو سیکریٹری وزارت پیٹرولیم قدرتی وسائل تعینات کرنے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ بند کرنے کے لئے جاپان میں پاکستان کے سفیر قادیانی منصور احمد کو فوری طور پر برطرف کیا جائے انہوں نے کہا کہ جب سے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء نافذ ہوا ہے قادیانیوں کی ملک اور اسلام دشمن سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور منظلوم بن کر مغربی میڈیا میں پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لئے روس اور جاپان بھیجے جا رہے ہیں جبکہ قادیانی شیراز والے قادیانی ترجمہ والا قرآن مجید چھاپ کر روس اور جاپان بھیج رہے ہیں مقام افسوس ہے کہ وفاقی وزارت مذہبی امور اور خارجہ کوئی روک تھام نہیں کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف آئی جے آئی کی حکومت قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کی بجائے نئے عہدوں پر تعینات کر رہی ہے جو ناقابل

مذمت ہے حکومت کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ یہی
کنور ادریس قادیانی جب وزارت پیداوار کا سیکریٹری
تھا نے ازخود سیمنٹ کے نرخوں میں اضافہ کر دیا تھا
جس کی ملک بھر میں مذمت کی گئی تھی جس پر اس خطرناک
قادیانی کو او ایس ڈی بنا دیا گیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا
کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو قادیانیوں کی سرپرستی
ختم کر دینی چاہیئے جو اسلام کے نام پر کامیاب ہوئے ہیں۔

جواہر مُہرہ خاص

صدفی جڑی بوٹیوں، جواہرات اور خالص
عرق گلاب سے تیار کیا ہوا
جواہر مہرہ خاص
دل کی دھڑکن، نقاہت، نسیان، جسمانی و دماغی
کمزوری، اعصابی تھکن وغیرہ دور کر کے طبیعت میں نیا
جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے۔ بلڈ پریشر اور امراض قلب
کیلئے شفا بخش ہے۔ مسلسل استعمال سے خون صالح پیدا
اور چہرے پر رونق آتی ہے ہر موسم میں کھا سکتے ہے۔
مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے۔
تین گرام اور بارہ گرام کی پیکنگ میں تیار ملتا ہے۔
قیمت فی گرام ۱۰۰ روپیہ

حکیم نذیر احمد شیخ

بی ۳۱۴، تیسری منزل حکیم سینٹر
نزد پوسٹ آفس صدر کراچی

نوٹ

مریض و مرد اور پتھری (مخصوص) نسخہ کی دوا صدقہ جاریہ کے طور پر
فی سبیل اللہ تقسیم ہوتی ہے۔ مطب جمعرات کی شام بند رہتا ہے۔
بقیہ دنوں صبح اور شام کھلتا ہے۔ (بروز جمعہ بند)

معجون شفا

مقوی مفرحات، مفرحات اور دیسی جڑی بوٹیوں
کا مرکب جو معدے کو تقویت دیکر ہاضمہ کی اصلاح کرتا
ہے۔ قوت دماغ کیلئے خاص ایجاد ہے۔ سر کے چکر کو
ختم کرکے قوت حافظہ کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔ دماغی
محنت اور مصروف لوگوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بلڈ پریشر
کو معمول پر رکھتا ہے۔ شوگر کے مریض اس معجون کو استعمال نہ کریں۔
۱۲۵ گرام کی پیکنگ میں تیار ملتا ہے۔
قیمت فی پیکنگ ۳۰ روپیہ

دوائیں ڈاک کے ذریعے روانہ کرنے کا انتظام ہے۔ خط و کتابت کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔
دواؤں کا آرڈر دیتے وقت کل رقم کی آدھی رقم روانہ کرنا ضروری ہے۔
کسی بھی طبی مشورے اور علاج کیلئے رجوع فرمائیں۔

ہم نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ — ۲۵/بی سائٹ کراچی — فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت اکابرین کی نظر میں

۱۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے کہ قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت، کتاب کی اشاعت سے ایک ضرورت پوری ہوگئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کتاب کو شائع کرکے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے جس کام کو شروع کیا تھا اسے مکمل کرنے کی اس سعادت پر اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ (فقیر ابو الخلیل خان محمد۔ از خانقاہ سراجیہ کندیاں)

۲۔ حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

برصغیر میں خالص اسلامی حکومت پر دھوکہ بازی کے ساتھ قبضہ کرنے کے بعد عیسائی حکومت نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کا انتخاب کیا جس نے تقریر تو کم کی مگر اپنے ناپاک قلم کو اس ناپاک تجویز کی نشر و اشاعت میں بہت زیادہ سرگرم عمل رکھا اور اسلام کے بنیادی عقائد پر حملے کرتا رہا۔ علماء حق میں سے جس کسی نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اسے مختلف عنوانات کے ساتھ دبانے کی مذموم سعی کی گئی مگر جس دین کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے اس نے علماء کرام، صوفیائے عظام کو اس کے دجل و فریب کے دفاع کے لئے طاقت عطا فرمائی جنہوں نے حالات کی نامساعدت کے باوجود اس سعی مہیم کو جاری رکھا اور پھر سے تمام جد و جہد منظم کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ سعادت بخشی کہ دنیا بھر میں اس متنبی کی ذریت کا تعاقب کرے اسے دنیا ہی میں واصل جہنم کر دیا۔ بارک فی مساعیہم (آمین)

مگر ابھی تک اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ اس قلمی فتنہ کے دفاع کے لئے جن اہل قلم حضرات نے قلمی جہاد کیا ہے ان سے امت کو متعارف کرایا جائے اور ان کی اس محنت کو محفوظ کر لیا جائے تاکہ امت کے لئے مشعل راہ بن سکے اگرچہ یہ کام بہت ہی مشکل تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ موصوف نے بڑی محنت اور مشقت کے ساتھ اس امر کو بخوبی سرانجام دیتے ہوئے قلمی سرگذشت مرتب فرما کر شائع فرما دی۔ جزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین احسن الجزاء فی الدارین۔ (آمین)

اس گناہ گار کی رائے میں اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تمام دینی مدارس، دینی ادارے اسے پڑھیں بلکہ اس کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے کئی اور لوگوں کو وہ دولت ایمان میسر ہو سکتی ہے جو تا حال اس کفر کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ واللہ الموفق۔ (خادم زاہد الحسینی غفر لہ اٹک)

۳۔ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ہے کہ قادیانیت باوجودیکہ انگریز حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھی اور اس کا پہلا شکار مسلمانوں کا نچلا یا متوسط طبقہ نہیں، ان کا مالدار اور با اقتدار طبقہ تھا۔ اسے ان بوریہ نشینوں نے للکارا جن کے گرد و پیش نہ کوئی دنیوی سہارا تھا اور نہ کسی برسر اقتدار طبقے کی انہیں کسی درجہ کی اخلاقی حمایت حاصل تھی مگر نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ قادیانی ملحد غیر مسلم اقلیت قرار پا گئے اور بوریہ نشین خادمان ختم نبوت ایک زندہ قوم کی تاریخ بن کر ابھرے۔

کتاب "قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت" جسے مجلس ختم نبوت کے ممتاز مبلغ مولانا اللہ وسایا نے تالیف کیا ہے یہ ختم نبوت کے اس اعجاز کی ایک جامع تاریخ ہے مولانا نے اس کی ترتیب، امانت اور دیانت کا پورا حق ادا کیا ہے۔

مولانا کی دیانت اس کتاب کے صفحات پر بڑے روشن انداز میں کھلی ہے آپ نے ہر مسلک کے لوگوں کو اس صف میں جمع کیا ہے اور انہیں اکٹھا دکھایا ہے اور جس طرح مختلف مسالک کے حضرات اس خدمت میں آگے بڑھتے رہے ان کی اس میدان میں تاریخ بنتی گئی۔ مولانا اللہ وسایا نے کسی فرد اور کسی مسلک سے تعصب نہیں برتا اور سب کو شمع ختم نبوت کے گرد پروانوں کے انداز میں پیش کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء احقر اس خدمت پر مولانا اللہ وسایا کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

اجازت ہو تو اگر میں بھی شامل ان میں ہو جاؤں ــــــ سنا ہے کل تیرے در پر ہجوم عاشقاں ہوگا

خالد محمود عفا عنہ۔ حال مقیم دفتر مجلس ختم نبوت ملتان

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اکابرین اُمت کی نظر میں

۱. حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب

فرنگی نے سرزمین ہندوستان پر اپنے طاغوتی قدم جماتے ہی یہاں مختلف فتنوں کی کاشت کی جن میں سے مہلک ترین فتنہ «فتنۂ قادیانیت» ہے یہ فتنہ جو اپنے دامن میں ملت اسلامیہ کی تباہی کا سامان لئے ہوئے تھا۔ حکومت کی دولت کے پروں کی پرواز کے ذریعے ہندوستان اور بیرونِ ہندوستان پہنچایا اور پھیلایا گیا لیکن ایک صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ ادھر اس فتنہ نے سر اٹھایا ادھر اسلام کے سپوت اس کی سرکوبی کے لئے سربکف ہو کر میدانِ کارزار میں کود پڑے۔ نبی افرنگ کو تحریر، تقریر، مناظرہ اور مباہلہ کے میدان میں چت کیا۔ دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے قادیانی شریعت کی دھجیاں بکھیریں اور گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر گھوم کر مسلمانوں کو فرنگی نبوت کی زہرناکیوں سے خبردار کیا۔ مجاہدین ختم نبوت کو اس عظیم مشن سے ہٹانے کے لئے ڈرایا، دھمکایا، للچایا، دبایا، ستایا، اور تڑپایا گیا لیکن راہ عشق کے یہ مسافر عشق کی ایک ہی جست میں یہ ساری رکاوٹیں عبور کر گئے اگر اس راہ حق میں انہیں جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو وہ ہنستے مسکراتے جام شہادت نوش کر گئے۔ شہیدانِ ختم نبوت کا پوری امت پر احسان ہے کہ انہوں نے اپنی لاشوں سے بند باندھ کر آنے والی نسلوں کو دریائے ارتداد میں غرق ہونے سے بچا لیا۔ غازیان تحریک ختم نبوت محسن ہیں پوری ملت اسلامیہ کے جنہوں نے اپنا سب کچھ لٹا دیا لیکن ہمارے ایمانوں کو لٹنے سے بچا لیا ہے۔ ؎ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

ایک عرصہ سے اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی مرد میدان آگے بڑھے اور ایک صدی کے دورانیہ میں پھیلے ہوئے مجاہدین ختم نبوت کے ایمان پرور واقعات کو مرتب کر دے تاکہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درخشاں تاریخ محفوظ ہو جائے اور نئی نسل اپنے اسلاف کی تابندہ روایات سے آشنا ہو سکے۔

عزیزی مولانا اللہ وسایا صد مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے کمربستہ ہو کر اس کار خیر کا بیڑا اٹھایا اور تاریخ کی وادیوں سے ماضی کے گمشدہ اوراق کو نہایت محنت ولیاقت سے اکٹھا کیا ہے اور انہیں ایک خوبصورت ترتیب میں سجا کر امت مسلمہ کے سامنے مطالعہ اور فکر و عمل کے لئے رکھا ہے تاکہ کاروان مجاہدین ختم نبوت فتنہ قادیانیت کا سر کچلنے کے لئے ایک نئے جذبے، ایک نئے ولولے اور ایک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھے۔ (آمین)

رب العزت مصنف کو اس محنت کا اجر عظیم عطا کرے اور انہیں اس میدان میں مزید اور مزید کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین) فقیر خان محمد عفا اللہ عنہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

۲. حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد!

باز گو از نجد و از یارانِ نجد تا در و دیوار را آری بوجد

«کتاب تذکرہ مجاہدین ختم نبوت»، ان عاشقان جانثار کا تذکرہ ہے جنہوں نے برطانوی دور سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے گرد پورے وفا کا پہرہ دیا ہے جہاد ہمیشہ کفار کے خلاف ہی ہوتا ہے یہ حضرات اسی جہت سے مجاہدین شمار ہوتے ہیں کہ ان کی نظر و فکر اور ان کی ہمت و عزیمت میں قادیانی ۱۹۷۴ء سے پہلے بھی غیر مسلم تھے اور اس کے بعد بھی وہ بدستور غیر مسلم ہیں اور اسی طرح اہل علم و دانش کے ہاں وہ ہمیشہ سے دائرہ اسلام سے باہر رہتے ہیں۔ یہ کتاب انہی عاشقان ختم نبوت کا تذکرہ ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا صاحب کو اس خدمت جلیلہ پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

۳. جناب عبدالرحمٰن باوا صاحب ایڈیٹر ختم نبوۃ کراچی

اولیاء اللہ کے وجد آفرین واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت اور کشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے جنہوں نے آمنہ کے لال کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔ آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی بپا کر دی۔ جیالے جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خونِ دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔ پیران عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کی سنت کو زندہ و تابندہ رکھا۔ شیر دل اسیرانِ ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوب کے جرم میں پسِ دیوارِ زنداں سنتِ یوسفیؑ ادا کی۔ مسیلمہ کذاب کی اولادِ خبیثہ کی ٹھکائی۔ منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔ غدارانِ ملت کی راز افشانی۔ مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔ اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

بہترین کتابت — عمدہ طباعت — دیدہ زیب خوبصورت رنگین ٹائیٹل۔ ۳۹۲ صفحات کی اس مجلد کتاب کی قیمت مجلس نے صرف ۴۰ روپے رکھی ہے دس روپے ڈاک خرچ کل ۵۰ روپے کے منی آرڈر یا ڈرافٹ آنے پر کتاب رجسٹرڈ ڈاک سے ترسیل ہوگی وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے محقق اور پُر تاثیر قلم سے پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیے

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

QADIANIS

SELF-STYLED AHMADIS

'Dualist-Infidels'

This Write-up Is Dedicated:

To the glory of those lucky souls who are
In search of Truth and righteousness, and

To the wisdom of those competent men, who
Distinguish between right and wrong , and

To the prowess of those who brush away
The fake and take to the Truth, and

To the courage of those who stop at none
Once Truth has manifested itself in full

BLASPHEMIES OF MIRZA

Qadianis are Ultra-Kafirs; they are Kafirs of Superlative degree.

REASONS

For every Qadiani:

1. Mirza Ghulam is their Allah, because Ghulam wrote like this:
   - 'I saw in a revelation that I am Allah, in the self of me, and believed I am same'. Ref: Kitab ul Barria p 103;Roohani Khazain vol;13 P103, written by Mirza Ghulam.
   - 'I created sky and earth': Ref, Kitab ul Baria P103; Roohani-Khazain, Vol 13;P 103.

2. Mirza Ghulam is son of Allah, because Mirza wrote in his book, Kitab ul Bushra' P49 that:
   - 'God, the Exalted, told me: اسمع یا ولدی (Translation: Listen,my son)
   - 'God told me: انت منی بمنزلۃ ولدی (Translation:You are like my son) Ref: Kitab 'Haqiqat ul Wahi'P86, written by Mirza Ghulam and 'Roohani Khazain': 22-88.

3. Mirza Ghulam is father of Allah, because Mirza wrote in his book: 'Wahi-Muqaddas' Tadhkira,P700:
   God told him that: انت منی و انا منک (Translation: You (ie Ghulam Ahmad)are from ME and I (ie Allah) from you (ie Ghulam Ahmad).

MY DEAR READERS

Have you ever heard blasphemies
of such sort.

نعوذ باللہ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیرِ مرکزی
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون ۷۱۱۶۹۷